بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 48

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ 32

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

29 ربیع الثانی 1420 ہجری 12 ظہور 1378 ہش 12 اگست 1999ء

لندن ۱۷ اگست (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ کل حضور انور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے بیعت کی غرض اور اہمیت و برکات پر تفصیلی روشنی ڈالی حضور نے فرمایا اعمال صالحہ کے بغیر بیعت کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمره وامره۔

اللہ تعالیٰ یہ سوال نہ کرے گا کہ تمہاری قوم کیا ہے بلکہ سوال یہ ہو گا کہ تمہارا عمل کیا ہے

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتا مگر تاہم آپ کی بیویاں سب کام کر لیا کرتی تھیں جھاڑو بھی دے لیا کرتی تھیں اور ساتھ اس کے عبادت بھی کرتی تھیں۔ چنانچہ ایک بیوی نے اپنی حفاظت کے واسطے ایک رسہ لٹکا رکھا تھا کہ عبادت میں اُونگھ نہ آئے۔ عورتوں کے لئے ایک ٹکڑا عبادت کا خاوندوں کا حق ادا کرنا ہے اور ایک ٹکڑا عبادت کا خدا کا شکر بجالانا ہے۔ خدا کا شکر کرنا اور خدا کی تعریف کرنی یہ بھی عبادت ہے دوسرا ٹکڑا عبادت کا نماز کو ادا کرنا ہے۔

کوئی شخص نواب تھا۔ صبح کو نماز کے لئے نہیں اٹھتا تھا۔ ایک مولوی نے اسے وعظ سنایا اس پر نواب نے اپنے خادم کو کہا کہ مجھ کو صبح کو اُٹھا دینا۔ خادم نے دو تین مرتبہ اُس کو جگایا جب ایک مرتبہ جگایا تو اس نے دوسری طرف کروٹ بدل لی۔ جب دوبارہ اُس طرف ہو کر جگایا پھر اور طرف ہو گیا۔ جب تیسری مرتبہ جگایا تو اُس نے اُٹھ کر اُس کو خوب مارا اور کہا کم بخت جب ایک مرتبہ نہیں اُٹھا تو تجھے معلوم نہ ہوا کہ ابھی نہ اُٹھوں گا پھر کیوں جگایا؟ اور اتنا مارا کہ وہ بیچارہ بیہوش ہو گیا۔ آپ ہی تو مولوی سے وعظ سن کر اُس کو کہا تھا کہ مجھ کو اُٹھا دینا۔ پھر جب اُس نے جگایا تو اُس بیچارے کی شامت آئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس کے پاس بہت سا حصہ جاگیر کا ہوتا ہے وہ ایسے غافل ہو جاتے ہیں کہ حق اللہ کا اُن کو خیال نہیں آتا۔ امراء میں بہت سا حصہ تکبر کا ہوتا ہے جس کی وجہ سے عبادت نہیں کر سکتے اور نہ دوسرا حصہ خلقت کی خدمت کا اُن سے ادا ہوتا ہے خلقت کی خدمت کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی غریب آدمی سلام کرتا ہے تو بھی برا مناتے ہیں ایسا ہی عورتوں کا حال ہے کوئی چھوٹی عورت آوے تو چاہیئے کہ بڑی کو سلام کرے۔ یہ دو ٹکڑے شریعت کے ہیں حق اللہ اور حق العباد۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھو کہ کس قدر خدمات میں عمر کو گذارا۔ اور حضرت علیؓ کی حالت کو دیکھو کہ اتنے پیوند لگائے کہ جگہ نہ رہی۔ حضرت ابو بکرؓ نے ایک بڑھیا کو ہمیشہ حلوہ کھلانا وطیرہ کر رکھا تھا۔ غور کرو کہ یہ کس قدر التزام تھا۔ جب آپ فوت ہو گئے تو اس بڑھیا نے کہا کہ آج ابو بکرؓ فوت ہو گیا۔ اس کے پڑوسیوں نے کہا کہ کیا تجھ کو الہام ہوا یا وحی ہوئی؟ تو اس نے کہا نہیں آج حلوا لے کر نہیں آیا اس واسطے معلوم ہوا کہ فوت ہو گیا یعنی زندگی میں ممکن نہ تھا کہ کسی حالت میں بھی حلوا نہ پہنچے۔ دیکھو کس قدر خدمت تھی۔ ایسا ہی سب کو چاہیئے کہ خدمت خلق کرے

ایک بادشاہ اپنا گذارہ قرآن شریف لکھ کر کیا کرتا تھا۔

اگر کسی کو کسی سے کراہت ہووے اگر کپڑے سے ہو یا کسی اور چیز سے ہو تو چاہیئے کہ وہ اُس سے الگ ہو جاوے مگر روبرو ذکر نہ کرے کہ یہ دلشکنی ہے اور دل کا شکستہ کرنا گناہ ہے۔ اگر کھانا کھانے کو کسی کے ساتھ جی نہیں کرتا تو کسی اور بہانہ سے الگ ہو جاوے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا مگر اظہار نہ کرے۔ یہ اچھا نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کو تلاش کرنا ہے تو مسکینوں کے دل کے پاس تلاش کرو۔ اِسی لئے پیغمبروں نے مسکینی کا جامہ ہی پہن لیا تھا۔ اِسی طرح چاہیئے کہ بڑی قوم کے لوگ چھوٹی قوم کو ہنسی نہ کریں اور نہ کوئی یہ کہے کہ میرا خاندان بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے پاس جو آؤ گے تو یہ سوال نہ کروں گا کہ تمہاری قوم کیا ہے۔ بلکہ سوال یہ ہو گا کہ تمہارا عمل کیا ہے۔ اسی طرح پیغمبر خدا نے فرمایا ہے اپنی بیٹی سے کہ اے فاطمہ خدا تعالیٰ ذات کو نہیں پوچھے گا۔ اگر تم کوئی برا کام کرو گی تو خدا تعالیٰ تم سے اس واسطے درگذر نہ کرے گا کہ تم رسول کی بیٹی ہو۔ پس چاہیئے کہ تم ہر وقت اپنا کام دیکھ کر کیا کرو۔ اگر کوئی چوڑھا اچھا کام کرے گا تو وہ بخشا جاوے گا اور اگر سید ہو کر کوئی برا کام کرے گا تو وہ دوزخ میں ڈالا جاوے گا حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ کے واسطے دعا کی وہ منظور نہ ہوئی۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کو کہیں گے کہ اے اللہ تعالیٰ میں اپنے باپ کو اس حالت میں دیکھ نہیں سکتا۔ مگر اُس کو پھر بھی رسہ ڈال کر دوزخ کی طرف گھسیٹ کر ذلت کے ساتھ لے جاویں گے (یہ عمل نہ ہونے کی وجہ سے ہے کہ پیغمبر کی سفارش بھی کارگر نہ ہو گی) کیونکہ اس نے تکبر کیا تھا۔ پیغمبروں نے غریبی کو اختیار کیا۔ جو شخص غریبی کو اختیار کرے گا وہ سب سے اچھا رہے گا۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے غریبی کو اختیار کیا۔ کوئی شخص عیسائی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ حضرت نے اُس کی بہت سی تواضع و خاطر داری کی وہ بہت بھوکا تھا۔ حضرت نے اُس کو خوب کھلایا کہ اُس کا پیٹ بہت بھر گیا۔ رات کو اپنی رضائی عنایت فرمائی۔ جب وہ سو گیا تو اس کو بہت زور سے دست آیا کہ وہ روک نہ سکا اور رضائی میں ہی کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو اُس نے سوچا کہ میری حالت کو دیکھ کر کراہت کریں گے شرم کے مارے وہ نکل کر چلا گیا۔ جب لوگوں نے دیکھا تو حضرت سے عرض کی کہ جو نصرانی عیسائی تھا وہ رضائی کو خراب کر گیا ہے۔ اس میں دست کیا ہوا ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ مجھے دو تاکہ میں صاف کروں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت آپ کیوں تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ ہم جو حاضر ہیں ہم صاف کر دیں گے۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ میرا مہمان تھا اس لئے میرا ہی کام ہے اور اُٹھ کر پانی منگوا کر خود ہی صاف کرنے لگے۔ وہ عیسائی جبکہ ایک کوس نکل گیا تو اس کو یاد آیا کہ اُس کے پاس جو سونے کی صلیب تھی وہ چارپائی پر بھول آیا ہوں۔ اس لئے وہ واپس آیا تو دیکھا کہ حضرت اُس کے پاخانہ کو رضائی پر سے خود صاف کر رہے ہیں۔ اُس کو ندامت آئی اور کہا کہ اگر میرے پاس یہ ہوتی تو میں کبھی اس کو نہ دھوتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایسا شخص کہ جس میں اتنی بے نفسی ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ پھر وہ مسلمان ہو گیا۔

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب لڑکوں کی طرف راستہ میں دیکھا کرتے تھے تو اتنی شفقت کیا کرتے تھے کہ وہ لڑکے سمجھا کرتے کہ یہ ہمارا باپ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ جو عورتیں کسی اور قسم کی ہوں اُن کو دوسری عورتیں حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں اور نہ مرد ایسا کریں کیونکہ یہ دل دکھانے والی بات ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ اُس سے مواخذہ کرے گا۔ یہ بہت بری خصلت ہے۔ یہ ٹھٹھا کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت برا معلوم ہوتا ہے لیکن اگر کوئی ایسی بات ہو جس سے دل نہ دُکھے وہ بات جائز رکھی ہے۔ جہاں تک ہو سکے ان باتوں سے پرہیز کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عمل والے کو میں کس طرح جزا دوں گا۔ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۔ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا۔ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى۔ جو شخص میرے حکم کو نہیں مانے گا۔ میں اُس کو بہت بری طرح سے جہنم میں ڈالوں گا اور ایسا ہو گا کہ آخر جہنم تمہاری جگہ ہو گی۔ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۔ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى۔ اور جو شخص میری عدالت کے تخت کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے گا اور خیال رکھے گا تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اُس کا ٹھکانا جنت میں کروں گا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عَبَسَ وَتَوَلّٰى۔ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى۔ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰى اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى اس سورۃ کے نازل ہونے کی وجہ یہ تھی کہ حضرت کے پاس چند قریش کے بڑے بڑے آدمی بیٹھے تھے۔ آپ اُن کو نصیحت کر رہے تھے کہ ایک اندھا آگیا۔ اُس نے کہا کہ مجھ کو دین کے مسائل بتلا دو۔ حضرت نے فرمایا کہ صبر کرو۔ اس پر خدا تعالیٰ نے بہت غصہ کیا۔ آخر آپ اُس کے گھر گئے اور اُسے بلا کر لائے اور چادر بچھا دی اور کہا کہ تو بیٹھ ۔ اُس اندھے نے کہا کہ میں آپ کی چادر پر کیسے بیٹھوں؟

آپ نے وہ چادر کیوں بچھائی تھی؟ اس واسطے کہ خدا تعالیٰ کو راضی کریں۔ تکبر او شرارت بری بات ہے ایک ذرا سی بات سے ستر برس کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۵۳ تا ۵۷)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان::

فتوحات کی برسات

امسال جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عالمی بیعت کے ذریعہ ایک کروڑ سے زائد سعید روحوں کو شرف بیعت عطا فرما کر مذہبی دُنیا میں تائید الٰہی سے بھرپور ایک حیرت انگیز باب کا اضافہ فرمایا ہے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کے آخری خطاب میں جب حضور نے فرمایا کہ امسال 10820226 افراد بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شامل ہوئے ہیں تو اس پر حاضرین جلسہ اور ایم ٹی اے پر حضور انور کا خطاب سننے والوں کے چہرے حیرت و انبساط کے ملے جلے جذبات سے دل ہی دل میں خدائے واحد و یگانہ کی حمد کے ترانے گانے لگے۔

ہمیں یاد ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے چار ماہ قبل اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶؍ مارچ ۱۹۹۹ء میں فرمایا تھا کہ :۔

”میں کامل یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ سال ختم ہونے سے پہلے پہلے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ہی سال میں جماعت احمدیہ میں ایک کروڑ احمدی داخل ہو چکے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔“

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس بات کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس شان سے پورا فرمایا کہ یہ سال ختم ہونے سے پہلے ہی نہ صرف ایک کروڑ بلکہ اس سے بھی زائد آٹھ لاکھ سعید روحوں کو احمدیت کے امن بخش جھنڈے تلے جمع کر دیا۔

یہ سال خدا نے ایسی برکتوں اور فتوحات کا عطا فرمایا ہے کہ نہ صرف ایک کروڑ سعید روحیں احمدیت کی آغوش میں آئیں بلکہ مختلف میدانوں میں جماعت کو عظیم الشان فتوحات نصیب ہوئی ہیں۔ حضور انور نے جلسہ سالانہ لنڈن کے اپنے دوسرے روز کے خطاب میں درج ذیل خوشخبریاں دی تھیں۔

☆۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے ڈیڑھ صد سے زائد ممالک میں جماعت کا پودا لگ چکا ہے۔

☆۔ امریکہ کینیڈا اور جرمنی میں عظیم الشان اور وسیع و عریض سنٹرز کا قیام۔ عمل میں آچکا ہے۔

☆۔ ایک ایک ملک میں کئی کئی تبلیغی مراکز مثال کے طور پر صرف امریکہ میں ۳۶۔ اور کینیڈا میں ۱۰ تبلیغی مراکز۔ نہایت محنت سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

☆۔ جرمنی میں ایک سو مساجد کا عظیم الشان منصوبہ جن میں سے سات پر عمل کی شروعات ہو گئی ہے۔

☆۔ ۵۳ زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی تکمیل کی خوشخبری۔

☆۔ ایم ٹی اے کی ڈیجیٹل نشریات کا آغاز اور ساؤتھ پیسفک خطے سمیت تمام دنیا میں ایم ٹی اے کی روحانی آواز کی نشریات۔

☆۔ ہومیوپیتھک کے ذریعہ شفاء کا عالمی انتظام اور اس کے حیرت انگیز نتائج۔

☆۔ غرباء اور ضرورتمندوں کی پوری دُنیا میں امداد اسی طرح مختلف ممالک کے مہاجرین اور مظلومین کے لئے احمدیہ تنظیم Humanity First کے ذریعہ بلا لحاظ مذہب و ملت خدمت۔

☆۔ جماعت کا لازمی چندہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو کروڑ پچیس لاکھ بہتر ہزار پاؤنڈ ہو چکا ہے۔ جبکہ دیگر طوعی چندے اس کے علاوہ ہیں۔

☆۔ ۶۷ ممالک میں اس وقت ۱۱۹۷ مرکزی مبلغین و معلمین خدمت بجا لا رہے ہیں جبکہ آنریری مبلغین کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔

☆۔ اکیس ہزار ایک سو پنتالیس بچے وقف نو کی تحریک میں شامل ہیں جن میں تیرہ ہزار دو صد ستائیں لڑکے اور پانچ ہزار آٹھ سو ستر لڑکیاں ہیں۔

فتوحات کی یہ مختصر جھلکیاں جو ہم نے اوپر درج کی ہیں واضح کرتی ہیں کہ یہ سال جماعت احمدیہ عالمگیر کیلئے عظیم الشان فتوحات لیکر آیا ہے بلکہ اگر کہا جائے کہ یہ فتوحات کی برسات کا سال ہے تو اس میں کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ اللھم زد و بارک ۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے بعد اپنے پہلے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت عالمگیر بالخصوص نو مبائعین کو بیعت کی اہمیت و برکات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ احباب جماعت کو چاہئے کہ حضور انور کا یہ خطبہ خود بھی بار بار سنیں اور نو مبائعین کو بھی سنائیں۔

بالآخر ہم عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو پے در پے افضال کا نزول ہو رہا ہے اس پر لازم ہے کہ ہمارے جسم کا ذرہ ذرہ اس کے حضور میں سجدات شکر بجا لائے اور حقیقی شکر یہ ہے کہ ہم نہ صرف اپنے اعمال کے سدھار کی فکر کریں بلکہ حتی المقدور کوشش کریں کہ نو مبائعین بھی احمدیت کے جسم کا ایک مفید جزو بن جائیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بصیرت افروز اقتباس پر اس گفتگو کو ختم کیا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں۔

”جیسا کہ تم دیکھتے ہو پھل اپنے وقت پر آتے ہیں ایسا ہی نور بھی اپنے وقت پر ہی اترتا ہے اور قبل اس کے جو وہ خود اُترے کوئی اس کو اُتار نہیں سکتا اور جبکہ وہ اترے تو کوئی اس کو بند نہیں کر سکتا مگر ضرور ہے کہ جھگڑے ہوں اور اختلاف ہو مگر آخر سچائی کی فتح ہے کیونکہ یہ امر انسان سے نہیں ہے“۔ (مسیح ہندوستان میں صفحہ ۶۵)

(منیر احمد خادم)

کوسووا کے مظلومین کے لئے امدادی پیکٹس کی تیاری میں

احمدی خواتین کی ناقابل فراموش مساعی

فرینکفرٹ سٹی اور Hessen-Mitte کی 70 خواتین نے 2000 سے زائد پیکٹ تیار کئے

جماعت احمدیہ جرمنی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف ممالک میں خدمت خلق کی توفیق ملتی رہتی ہے۔ جن میں احمدی خواتین بھی مردوں کے شانہ بشانہ بھرپور طور پر حصہ لیتی ہیں اس کی ایک مثال ماہ اپریل 1999ء کے اواخر میں کوسووا کے مہاجرین کے امدادی پیکٹس تیار کرنے کی صورت میں سامنے آئی چنانچہ مورخہ 22 اپریل کو بیت القیوم نیدرالیش باخ میں لجنہ اماء اللہ جرمنی کے تحت احمدی خواتین نے 2000 پیکٹ تیار کئے۔ جن میں فرینکفرٹ اور ریجن Hessen-Mitte کی 70 ممبرات نے حصہ لیا۔ یہ کام تین دن جاری رہا۔ نیشنل صدر صاحبہ لجنہ نے بھی دو دن اس میں شرکت کی۔

خواتین نے اس قدر بھرپور انداز میں اخلاص سے یہ کام سرانجام دیا کہ عینی شاہدوں کے مطابق ایک ایمان افروز نظارہ تھا جو کہ اولین دور کی خواتین صحابہ کی قربانیوں کی یاد دلاتا تھا۔ چھوٹی بڑی تمام احمدی خواتین بڑے انہماک اور مستعدی کے ساتھ یہ خدمات سرانجام دے رہی تھیں۔ خصوصاً دوسری جماعتوں سے مسافت طے کر کے آنے والی خواتین جو بچوں کو گھروں پر چھوڑ کر آئیں اور ایک یوگو سلاوین احمدی خاتون کی خدمت کے انداز پر تو رشک آتا تھا جو کہ اپنے شیر خوار بچے کو Kinder wagen میں بٹھا کر خدمت انسانیت کے جذبہ سے سرشار اپنے کام میں منہمک تھیں اللہ تعالیٰ سب کی خدمت کو قبولیت کا شرف بخشتے ہوئے اپنے انعامات و افضال سے نوازے۔

مورخہ 27 اپریل کو Humanity First کے تعاون سے دو بڑے ٹرکوں (LKW) کے ذریعے 2060 پیکٹ روانہ کئے گئے۔ ان میں سے 53 پیکٹ جماعت Offenbach نے تیار کئے تھے۔ LKW میں پیکٹ رکھوانے کے لئے صدر صاحب حلقہ بونا میس نے اپنی ٹیم کے ساتھ بھرپور تعاون پیش کیا۔ علاوہ ازیں 4 البانین دوستوں نے بھی اخلاص اور جوش کے ساتھ مدد کی۔

Humanity First کے نائب صدر اپنی ٹیم کے ساتھ وہاں موجود تھے اس کے علاوہ Johowa فرقے کے احباب (جنہوں نے سامان کو سودا پہنچانے کی ذمہ داری لی تھی) اور 5 جرمن احباب نے بھی بہت مدد کی البانین اور جرمن احباب نے جماعت احمدیہ جرمنی کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ وقت کا تقاضا ہے کہ مظلوموں کی مدد مذہب کی تفریق کے بغیر کی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم دونوں مذاہب مل کر ان کی بھرپور مدد کریں۔ اس کے علاوہ موقع پر موجود جماعت کے دیگر افراد نے بھی پیکٹ رکھوانے میں مدد کی۔ خدا تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ (رپورٹ: فلاح الدین خان، لوکل امیر فرینکفرٹ)

ارشاد نبویؐ
خَیر الزَّادِ التَّقوے
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان- 248-1652, 248-5222
رہائش- 243-0794, 27-0471

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

خطبہ جمعہ

میں کامل یقین سے کہتا ہوں کہ انشاء اللہ، انشاء اللہ یہ سال ختم ہونے سے پہلے پہلے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ہی سال میں جماعت احمدیہ میں ایک کروڑ احمدی داخل ہو چکے ہونگے

ہر جگہ ہماری دعائیں ہماری تائید کر رہی ہیں اور ہماری فتح دلوں کی فتح ہے

جو خدا کے لئے، خدا کے دین کی خاطر دعائیں مانگتا ہے اس کی دعائیں معمولی دعائیں نہیں ہوا کرتیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۶/مارچ ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۶/امان ۱۳۷۸ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

اشھد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ . اُوْلٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ﴾۔(سورۃ الحُجرات آیت ۱۶)

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ مومن تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر انہوں نے کبھی شک نہیں کیا اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور یہی وہ لوگ ہیں جو سچے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی بنیادی صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ ایمان لائے اور پھر کبھی شک نہیں کیا۔ اس مضمون کا اگلے مضمون سے ایک گہرا تعلق ہے۔ مومن تو بہت سے ہوتے ہیں شک میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں، ٹھیک بھی ہو جاتے ہیں۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ کا اصل معنی یہ ہے کہ اصل مومن تو وہ ہیں، سچے اور کامل مومن تو وہ ہیں جو ایمان لے آئے اور پھر اللہ اور رسول پر ایمان لانے کے بعد کبھی شک میں مبتلا نہیں ہوئے۔

ایسے لوگ جب کبھی شک میں مبتلا نہیں ہوئے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انہوں نے اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا کیونکہ شک کرنے والا جہاد نہیں کر سکتا۔ جب بھی شک میں یا تردّد میں مبتلا ہو گا اسی حد تک جہاد کی صلاحیت جاتی رہے گی۔ دیکھو قرآن کریم کتنا فصیح و بلیغ کلام ہے اور آیتیں ایک دوسرے سے گہرا رابطہ رکھتی ہیں اور اسی مضمون کو آگے بڑھاتی ہیں جس سے آغاز کیا گیا ہو۔ اُوْلٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْن خدا کے نزدیک یہی سچے لوگ ہیں۔ باقی دنیا تو جھوٹوں سے بھری پڑی ہے اگر سچے تلاش کرنے ہوں تو یہی ہیں جو اللہ کی نگاہ میں سچے ہیں۔ پس **تمام جماعت کو اس آیت کے حوالے سے میرا یہی پیغام ہے کہ سچوں میں داخل ہو جائیں۔ موت آئے تو مَعَ الصّٰدِقِیْن آئے، سچوں کے ساتھ آئے۔ یہی زندگی کا منتہیٰ ہے، یہی زندگی کا کمال ہے**۔ واپس تو سب نے جانا ہی جانا ہے۔ جو اس وقت یہاں بیٹھے یا دور بیٹھے مجھے سن رہے ہیں شاذ ہی کوئی ہو جو ایک سو سال کے بعد زندہ رہے۔ پس جب لوٹنا سب نے ہے، ہمیشگی کا گھر بھی وہی ہے جو آخرت کا ہے تو پھر شک میں مبتلا ہو کر جانوں اور مالوں سے خدا کی راہ میں جہاد نہ کرنا بہت بڑی بیوقوفی ہو گی کیونکہ آنکھ پھر وہاں کھلنی ہے جہاں سے واپسی ممکن نہیں۔ جب وہاں آنکھ کھلے تو پھر انسان سوچے گا کہ جو موقع تھا خدمت کا وہ تو گنوا دیا، خالی ہاتھ آیا ہوں۔

پس یہ باتیں ایسی ہیں جو تفصیل سے غور طلب ہیں ان پر لوگ غور نہیں کرتے حالانکہ سب سے زیادہ ضروری باتیں ہیں۔ غور اس لئے نہیں کرتے کہ موت سب کو بھولی ہوتی ہے۔ موت جو سب سے زیادہ یقینی چیز ہے وہ سب سے زیادہ بھولی ہوئی ہے اور ناممکن ہے کہ انسان موت پر نظر رکھتا ہو اور اسے انجام کا نہ پتہ ہو۔ کتنے بڑے بڑے دنیا میں بادشاہ آئے اور گزر گئے، کتنے بڑے بڑے جابر پیدا ہوئے اور نکل گئے کوئی ان میں سے باقی نہیں رہا سب موت کا شکار ہو گئے اور اگر موت ان کو یاد رہتی تو ناممکن تھا کہ وہ عمل کرتے جو اس دنیا میں کرتے رہے۔

پس اس آیت کریمہ کے حوالے سے میں کچھ مضمون بیان کرنے لگا ہوں اور اس کا ایک گہرا رابطہ دعا سے بھی ہے اور ہمارے دنیا کے سارے کام سنورنے کا بھی اس سے تعلق ہے اور دعا سے بھی تعلق ہے۔ پس ایک انسان جو جہاد میں مصروف ہو جاتا ہے وہ بظاہر دعا نہیں بھی کرتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہمیں خوشخبری دیتے ہیں کہ اس کے کاموں کی ذمہ داری خدا اور اس کے فرشتوں کے سپرد ہو جاتی ہے۔ اس کے دنیاوی کام ہوں، دینی کام ہوں سارے گو بظاہر لفظوں میں دعا بن کر دل سے نہیں اٹھتے لیکن مصروف اللہ کے کاموں میں ہے تو اللہ اس کے کاموں میں کیوں نہ مصروف ہو۔ اللہ اور اس کے فرشتے اس کے کام میں مصروف ہو جاتے ہیں اور اس کے کام کرتے چلے جاتے ہیں اس کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ کیسے کیسے کام ہوئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی زندگی کے حالات جو میں آج کل رجسٹر سے پڑھ رہا ہوں حیرت ہوتی ہے ان کو دیکھ کر کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عشاق دین کے کاموں میں مصروف ہوا کرتے تھے اور کس طرح پیچھے ان کے کام خدا خود بخود چلاتا رہتا تھا۔ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ کس طرح ان کے کام ہو جائیں گے لیکن جب گھروں میں لوٹتے تھے تو جو فکریں پیچھے چھوڑ کے گئے تھے ان کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا دنیا میں۔ یہ بکثرت ہوا ہے۔ اس کثرت سے کہ شاید ہی آج کوئی احمدی خاندان ہو جس کے آباؤ اجداد کی زندگی میں یہ سبق نہ مل گیا ہو۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے بہت سے افراد یعنی جماعت احمدیہ کے بہت سے خاندان اپنے آباؤ اجداد کے حالات ہی بھول بیٹھے ہیں یا بھلا بیٹھے ہیں اور اگر وہ ان کی طرف توجہ کریں تو مجھے یقین ہے کہ جماعت میں اخلاص کی ایک نئی لہر دوڑ پڑے گی۔ اس لئے میرا یہ خیال ہے کہ جب میں سارے رجسٹر مکمل طور پر پڑھ لوں گا اور اب میرے دو تین صرف باقی رہ گئے ہیں، اب تک جو پڑھ چکا ہوں پانچ ہزار صفحے کے رجسٹر پڑھ چکا ہوں اور ابھی بہت سے باقی ہیں یعنی بہت پڑھنے والا مضمون باقی ہے۔ تو جب سب پڑھ لوں گا تو اس کو جماعت وار یا خاندان وار تقسیم کروں گا۔ خاندان وار کرنا چاہئے اور پھر ان خاندانوں کے حالات کے متعلق ان کے جو لوگ بڑے ہیں ان سے رابطہ کروں گا، ان کو بتاؤں گا کہ یہ تمہاری باتیں ہیں، تمہارے آباؤ اجداد ایسے تھے۔ یہ یہ قربانیاں کی تھیں آج جو تم پھل کھا رہے ہو یہ انہی کی محنتوں کا پھل کھا رہے ہو اور پھر وہ ذمہ دار ہو جائیں اپنی اپنی کمیٹیاں بنا کر، اپنے خاندان والوں کو جہاں کہیں بھی وہ دنیا میں پھیلے ہوں ان سب کو وہ اپنی خاندانی روایات بتائیں اور ان کے دل میں نیکی کے کچوکے دیں شاید پرانے ذکر سے کوئی رگ تازہ ہو جائے اور دل میں دوبارہ خدمت دین کی لگن لگ جائے۔

پس یہ وہ پروگرام ہے جس کے تحت میں انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ کام کرنے والا ہوں اور اس آیت کریمہ میں جو میں نے حوالہ دیا ہے جو دراصل اسی لئے دیا ہے اس میں یہی مضمون بیان ہوا ہے اللہ کے کاموں میں لگ جاؤ تردّد نہ کرو، یقین کرو کہ تمہیں آخر دین جانا ہے اور جتنا تمہیں یقین ہو گا خدا اور اس کے رسول کی سچائی پر اسی قدر تم اس قابل ہو گے کہ خدا کی راہ میں اپنی جان اور مالوں سے جہاد کرو گے اور پھر اللہ یہ فرمائے گا اُوْلٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْن دیکھو دیکھو یہ میرے صادق بندے ہیں۔ اگر سچے بندے دیکھنے ہوں ان کو دیکھو ایسے ہوا کرتے ہیں۔ اب میں چند احادیث آپ کے سامنے پڑھتا ہوں۔

اس ضمن میں میں یہ بھی اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ ضروری نہیں کہ ہر خطبہ ایک گھنٹے کا ہو۔ یونہی خیال بیٹھ گیا ہے۔ ضروری یہ ہے کہ تکلف نہ ہو۔ اگر مضمون گھنٹے سے زیادہ کا ہے دو تین خطبوں پہ بھی پھیل جاتا رہا ہے تو میں اسی طرح اس کو آگے بڑھاتا رہا ہوں اور اگر کوئی مضمون کسی موقع اور محل کے مطابق

تھوڑا ہو تو اس تھوڑے کو بھی جماعت کو بہت سمجھنا چاہئے کہ بعض دفعہ تھوڑی باتیں بہت زیادہ اثر کر جاتی ہیں۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سے لازم نہیں ہے کہ میں ضرور خطبے کو ایک گھنٹے تک کھینچوں یا خلا پر کرنے کے لئے بیچ میں اور باتیں بھروں اگرچہ متعلق باتیں ہی ہوں لیکن اس خیال سے کہ گھنٹہ ضرور گزارنا ہے خلا پورے کرنے کے لئے باتیں بھروں یہ درست نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ طریق نہیں تھا۔ آپ بعض دفعہ تھوڑا سا خطبہ دے کر ممبر سے اتر جایا کرتے تھے۔ جو بات کہنی ہوتی تھی وہ کہہ دی اور ختم کر دی اور بعض دفعہ کئی کئی گھنٹے کا خطبہ ہوتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا بھی یہی دستور تھا اور اگرچہ حضرت مصلح موعودؓ کے خطبات اکثر لمبے ہوتے تھے مگر وہ چھوٹے چھوٹے بھی میں نے سنے ہوئے ہیں، بہت مختصر خطبے بھی ہوا کرتے تھے۔ اس لئے میں سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے یہی طریق اختیار کروں گا۔ اگر بات لمبی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں مگر تکلف سے نہیں ہوگی۔ اگر بات چھوٹی رہ جائے تب بھی کوئی حرج نہیں مگر اس میں تکلف نہیں ہونا چاہئے۔ اب احادیث نبویہ میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں ایک بدوی حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ یَارَسُولَ اللّٰہ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ کہ اے اللہ کے رسول کون شخص ہم میں سب سے زیادہ بہتر ہے یا لوگوں میں سے کون سب سے بہتر ہے۔ فرمایا وہ شخص جو اپنے نفس کے ذریعے اور اپنے مال کے ذریعے جہاد کرتا ہے اور وہ شخص جو کسی وادی میں مقیم ہو اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الرقاق)

اب جہاد فی سبیل اللہ کی دو صورتیں، دو انتہاؤں کی صورت میں پیش فرمائی ہیں کہ ایک وہ شخص ہے جو اپنا جان و مال خدا کی راہ میں پیش کرتے ہوئے خدا کی خاطر نکلتا ہے اور جو شخص ایسا نہ کر سکے وہ وادی میں مقیم ہو کر عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ **پس بنی نوع انسان کو شر سے محفوظ رکھنا بھی ایک بہت بڑی نیکی ہے اور یہ بھی جہاد کی ایک قسم ہے**۔ پس وہ لوگ جو باہر نہیں نکل سکتے وہ عبادت میں مصروف رہیں اور یہ خیال رکھیں کہ گھر میں آنے والوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھیں اور اگر وہ گھروں میں جا سکتے ہوں یعنی بستر میں نہ لیٹے ہوں تو پھر جہاں جائیں وہاں خیر کا پیغام لے کر جائیں اور اپنے شرّ سے بنی نوع انسان کو بچائیں۔

ایک اور حدیث حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مومنوں کی دنیا میں تین قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر کسی قسم کے شک میں مبتلا نہ ہوئے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور نفوس سے جہاد کیا اور دوسری وہ جن کو لوگ اپنے اموال اور نفوس کا امین بناتے ہیں اور تیسری قسم کا مومن وہ ہے جو کوئی طمع یا لالچ اس کے سامنے آجائے تو وہ محض اللہ کی خاطر اس کو چھوڑ دیتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل باقی مسند المکثرین من الصحابۃ)

اب یہ حدیث پہلے حصے میں تو پہلی حدیث سے ملتی ہے لیکن باقی دو باتیں اس کے علاوہ ہیں۔ پہلا مضمون تو یہی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر کبھی شک میں مبتلا نہ ہو۔ دوسری قسم وہ ہے جن کو لوگ اپنے اموال اور نفوس کا امین بناتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ **دیانتداری کو غیر معمولی اہمیت ہے اگر دیانتداری اٹھ جائے تو سب نیکیاں دنیا سے اٹھ جاتی ہیں**۔ تو جن کو لوگ امین بناتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے اندر وہ صفات دیکھتے ہیں کہ اللہ بھی ایسے لوگوں کو امین بنائے گا۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے امین کہلانے کے لئے نبوت کا انتظار تو نہیں کیا تھا۔ نبوت آپؐ کے گھر آئی تھی اس لئے کہ آپ امین تھے۔ سارے مکہ، سارے عرب میں بطور امین مشہور تھے۔ جب آیا کرتے تھے تو کہتے تھے امین آگیا، امین آگیا۔

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس کو لوگ اپنا امین بناتے ہیں اور امین دو طریق سے بنا سکتے ہیں فیصلوں میں امین بناتے ہیں اور مال و دولت، روپیہ پیسہ رکھ کر امین بناتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں وہ جہاد کرنے والا ہے اور یہی جہاد ہے جو نبوت پر بھی منتج ہو جایا کرتا ہے۔ تیسری قسم کا مومن وہ ہے کہ جب کوئی طمع یا لالچ اُس کے سامنے آجائے تو وہ محض اللہ کی خاطر اسے چھوڑ دیتا ہے۔ انسان آزمایا جاتا ہے لالچ اور طمع سے۔ بعض لوگ بے چارے موقع ہی نہیں پاتے کہ کسی کا مال ہڑپ کر سکیں یا ناجائز مال کھا سکیں یا غلط نگاہیں ڈال سکیں تو ان بے چاروں کا تو نہ امتحان ہوتا ہے نہ پتہ لگ سکتا ہے وہ کیسے ہیں۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب ایسا شخص ابتلا میں ہو اور اللہ کی خاطر اس حرص کو ترک کر دے وہ سچا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے اس کی جزا پائے گا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مشرکوں سے اپنے اموال اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ذریعہ جہاد کرو۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد باب کراھیۃ ترک الغزو)

اب مشرکوں کو ڈھونڈنے کے لئے پاکستان سے ہندوستان جانے کی ضرورت نہیں ہے جہاں مشرکوں کا غلبہ ہے۔ پاکستان کی گلی گلی میں شرک ہو رہا ہے اور یہی شرک دنیا میں ہر جگہ بھر گیا ہے۔ آج کل حج کا زمانہ ہے اور ضمناً مجھے یاد آیا کہ وہاں سے ٹیلیفون پر تمام احمدی حج کرنے والوں نے پیغام بھیجا ہے۔ آپ سب کو سلام اور آپ کی معرفت سب دنیا کو سلام اور یہ اطلاع بھی دی ہے کہ ہم آپ کے لئے دعائیں کریں گے، کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہاں بھی تو شرک ہو رہا ہے جہاں وہ گئے ہیں۔ کتنے لوگ ہیں جو نبی کی قبر کو بھی سجدہ کرتے ہیں اور مکہ میں خانہ کعبہ میں بجائے خدا کو سجدہ کرنے کے اپنے اپنے دلوں میں جو بُت بنائے ہوئے ہیں ان کو سجدے کر رہے ہوتے ہیں اور وہم ہے کہ ہم نے محض دیکھ لیا اور کامیاب ہو گئے۔ جیسا شرک گھر سے لے کر چلتے ہیں ویسا ہی شرک لے کر واپس پہنچ جایا کرتے ہیں۔ تو شرک کی تو کوئی اتھاہ نہیں، کوئی انتہاء نہیں ہے، ساری دنیا شرک سے بھر گئی ہے اور چونکہ دنیا شرک سے بھر گئی ہے اس لئے عملاً خدا کی راجدھانی دنیا سے اٹھ چکی ہے۔ پس جیسا کہ خدا آسمان میں ہے ویسا ہی زمین میں بھی ہو اس کی حکمرانی ہو، مسیح کا جو قول ہے یہی معنے رکھتا ہے۔ کاش ایسا ہو کہ اس زمین پر دوبارہ خدا کی حکمرانی ہو۔ خدا کی حکمرانی نہ ہونے کے نتیجے میں سارے بنی نوع انسان تکلیف میں مبتلا ہیں۔ پس اس موقع پر خصوصیت سے یہ دعا کرتے رہیں۔

"اور مشرکوں سے اپنے مال اور اپنی جانوں سے اور اپنی زبانوں سے جہاد کرو"۔ صرف دعا کافی نہیں ہے۔ دعا میں خلوص کا ثبوت یہ ہے کہ جو کچھ آپ خدا سے مانگتے ہیں خدا کی دی ہوئی توفیق کے مطابق وہ کر کے بھی دکھاتے ہیں۔ پس ارد گرد شرک کے خلاف جہاد کریں، ہر قسم کے ظاہری اور مخفی شرک کے خلاف اور اس جہاد کے دوران اللہ تعالیٰ سے توقع رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جہاد کو کامیاب فرمائے گا اور بنی نوع انسان کو شرک کی ناپاکی سے، اس کی نجاست سے نجات بخشے گا۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جنگ یا جنگ کرنے والے دو طرح کے ہوتے ہیں۔ لفظ جنگ استعمال ہوا ہے لیکن عربی میں جو جنگ کرنے والے ہیں وہ چونکہ مجسم جنگ ہوتے ہیں اس لئے جنگ کرنے والا ترجمہ بھی اس کا درست ہے تو اس موقع کی مناسبت سے میں نے جنگ کرنے والے کا ترجمہ اختیار کیا ہے۔ جنگ کرنے والے دو طرح کے ہوتے ہیں پس وہ جس نے اللہ کی رضا چاہی اور امام کی اطاعت کی اور اچھا مال خرچ کیا اور ساتھی سے نرمی سے پیش آیا اور فساد سے بچتا رہا۔ اب یہ ساری شرطیں ایسی ہیں جو انسانی زندگی کو پاک و طیب بنانے والی ہیں اور ایسا شخص ہر دوسرے انسان کے لئے نرم گوشے رکھتا ہے۔ جن کا شرک دور کرنے کی کوشش کرتا ہے ان کے لئے بھی دل میں نرمی رکھتا ہے، گفتگو میں نرمی رکھتا ہے، اپنے ماحول اور گرد و پیش میں ساتھیوں کے لئے بھی نرم گوشے رکھتا ہے اور اس پہلو سے اللہ تعالیٰ اس کی باتوں میں تاثیر بھر دیتا ہے جو کہتے ہیں اس کے دل پر اثر ہوتا ہے۔

پھر فرمایا "اللہ کی رضا چاہی اور امام کی اطاعت کی"۔ اب حدیث میں یہ لفظ نہیں آئے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کی جس نے اللہ اور رسول کو اپنا امام بنا لیا خدا اور رسول پر ایمان لے آیا وہ اطاعت تو لازم ہو گئی اس کے بعد دوسرا درجہ فرمایا ہے کہ **جو بھی تمہارا امام ہو جس وقت بھی ہو اس کی اطاعت لازم ہے اس کے بغیر تم جماعت سے نہیں باندھے جا سکتے**۔ اور اچھا مال خرچ کیا۔ اپنے اموال میں سے جو اچھا پاکیزہ ستھرا مال ہو وہ خدا کی راہ میں دو، "اور ساتھی سے نرمی سے پیش آیا"۔ مثلاً جماعت احمدیہ میں خدمت کرنے والے ہیں تو **بعض لوگ اپنے ساتھیوں سے ذرا سختی سے پیش آتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ ان کو اکٹھا باندھ کر جماعت کی صورت میں جہاد کے اوپر نکالنا لازم کرتا ہے کہ آپ ان سے نرمی سے پیش آئیں تاکہ وہ آپ کے ساتھ ساتھ رہیں اور پوری جماعت جہاد میں مصروف ہو**۔ پس اس پہلو سے دوسری بات یہ فرمائی مگر ساتھی سے نرمی سے پیش آیا۔

"اور فساد سے بچتا رہا"۔ کئی باتیں ایسی ہوتی ہیں جو دلآزاری کا موجب بنتی ہیں اور فساد کا موجب بن جایا کرتی ہیں تو جب بھی کوئی ایسی بات ذہن میں آئے چاہے دوسرے کی غلطی سے ہو اس وقت اپنی زبان پر قابو رکھنا ضروری ہے اور سوچ کر ایسے طریق سے انسان بات کرے کہ اس سے فساد نہ بڑھے بلکہ اس کی بجائے امن پھیلے۔ مقصد تو ایک ہی ہے۔ فساد نہ ہو تو امن پھیلتا ہے مگر کہنے کے طریق مختلف ہوتے ہیں۔"

اور اس کا سونا اور اس کا جاگنا سب کا سب ثواب ہے"۔ ایسا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اس مرتبے کو حاصل کرتا ہے کہ اس کا سونا اور اس کا جاگنا دونوں ہی ثواب بن جاتے ہیں۔ اس سے سمجھ آتی ہے کہ کن معنوں میں جو خدا کے کاموں میں مصروف ہو جاتا ہے اللہ اس کے کاموں میں مصروف ہو جاتا ہے۔ انسان تو خدا کے کاموں میں ہوش کے وقت مصروف رہتا ہے لیکن اس کا سونا بھی تو مجبوری سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مجبوری سے درگزر کرتے ہوئے جب وہ سوتا ہے تو اس کے لئے جاگتا بھی ہے۔ تو ایک انسان اپنے کام کتنے سمیٹ سکتا ہے **آخر نیند آئے گی** اور نیند کے وقت اپنے دشمن سے اپنی حفاظت نہیں کر سکتا یا اپنے دنیا کے کام جاری **نہیں رکھ سکتا**۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس قسم کا مومن میں بیان کر رہا ہوں ویسے مومن بن جاؤ تو سوتے میں بھی تمہارے کام خدا کرے گا اور جاگتے میں بھی تمہارے کام خدا ہی کرے گا۔

پھراس کے مقابل پر آنخضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک اور شخص کی مثال پیش فرمائی اور وہ یہ ہے۔ وہ جس نے فخر اور نام ونمود اور ریاء کی خاطر جنگ کی یعنی دنیا کو دکھانے کے لئے اپنا غلبہ حاصل کرنے کے لئے اور دنیا پر جبر اور تعدی کی خاطر۔ کئی قسم کی جنگ کی وجوہات کی ہو سکتی ہیں۔ یہ ساری باتیں جہاد فی سبیل اللہ سے اس شخص کی جنگ کو الگ کر دیتی ہیں۔**آج کل دنیا میں جتنی جنگیں ہو رهی هیں سب نفس کی جنگیں هیں کوئی بهی جها د فی سبیل الله نهیں هے** - فرمایا اور اس کے ساتھ یہ شرط لگائی۔ "اور امام کی نافرمانی کی"۔ دیکھیں کتنا پُر حکمت کلام ہے۔ مراد یہ ہے کہ وہ سارے لوگ جب خدا کی طرف سے کوئی مقرر کردہ امام موجود ہو اس کی نافرمانی کرتے ہیں تو ان باتوں میں پڑتے ہیں یعنی ایک ہی چیز کے دو نام بن جاتے ہیں۔

پہلے جہاد کو امام کی اطاعت کے ساتھ وابستہ فرمادیا پھر دنیا والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "یہ وہ لوگ ہیں جو امام کی اطاعت نہیں کیا کرتے "امام کی اطاعت سے باہر ہوتے ہیں۔ پھر جو من مانی آئے کرتے چلے جاتے ہیں کوئی ان کو پوچھنے والا نہیں، کوئی ضابطہ حیات باقی نہیں رہتا۔ فرمایا تو وہ کوئی اجر یا ثواب لے کر واپس نہیں لوٹے گا۔(ابو دانود کتاب الجهاد باب فیمن یغزو یلتمس الدنیا) یعنی اس کو اپنے گناہوں کی پاداش میں سزا تو ملے گی لیکن اس کی ساری زندگی اجر اور ثواب کے لحاظ سے محروم اور خالی ہو جائے گی۔ جب خدا کے حضور واپس جائے گا تو کچھ پیش نہیں کر سکے گا لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اکثر لوگ غفلت کا شکار رہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات اس تعلق میں میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ۲۱/اپریل ۱۸۹۹ء کو آپ نے فرمایا مگر ۱۶/جون ۱۸۹۹ء کے الحکم کے پرچے میں یہ بات شائع ہوئی ہے۔ "بعض لوگوں کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ ان کو ایسے اسباب پیش آجاتے ہیں مثلاً ملازمت یا کوئی اور وجہ کہ ان کی عمر کا ایک بڑا حصہ ظلمانی حالت میں گزرتا ہے۔ نہ پابندی نماز کی طرف توجہ کرتے ہیں نہ قال اللہ اور قال الرسول سننے کا موقع ملتا ہے"۔ قال اللہ اور قال الرسول کا مطلب ہے اللہ نے کیا کہا اور رسول نے کیا کہا۔ "کتاب اللہ پر غور کرنے کا ان کو خیال تک بھی نہیں آتا۔ ایسی صورت میں جب ایک زمانہ ظلمت" یعنی تاریکی اور اندھیرے "کا گزر جاوے تو یہ خیالات راسخ ہو کر طبیعت ثانیہ کا رنگ پکڑ جاتے ہیں"۔

ایک انسان اسی طرح خدا سے غافل رہے تو رفتہ رفتہ اس کی گویا فطرت ثانیہ بن جاتی ہے کہ دنیا میں ڈوبے رہو، خدا سے غافل ہو جاؤ۔ کیا اس کا بھی کوئی علاج ہے۔ ایسے لوگ ہیں کہ عمر گنوا بیٹھتے ہیں۔ فرماتے ہیں "**غفلت اور سستی کا بهترین علاج استغفار هے**"۔ استغفار اس کا بہترین علاج ہے یہ درست ہے۔ لیکن استغفار شروع کون کرے گا جس کو خیال ہی نہیں آتا۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے جماعت کے باقی افراد کو ایسے لوگوں کے لئے دعا کرنی چاہئے اور وہ یہ دعا کریں کہ اللہ ہمارے ایسے بھائیوں کو استغفار کی توفیق بخش۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ہم دردِ دل سے اپنے بھائیوں کے لئے دعا کریں تو اللہ تعالیٰ ان کے دل میں کوئی نہ کوئی چٹکی ایسی بھر دے گا جس کی تکلیف سے وہ جاگ اٹھیں گے اور یہی چٹکی ان کے لئے نعمت اور رحمت کا موجب بن جائے گی۔ بعض دفعہ یہ چٹکی دنیاوی صدموں کی صورت میں بھری جاتی ہے۔ بعض دفعہ کسی سوچ میں غرق ہوتے ہوتے اچانک دل میں یہ خیال اٹھ جاتا ہے کہ جو بھی بات ہو اس کا آغاز بھی دعاؤں سے ہی ہوگا اور اپنی دعاؤں سے پہلے اپنے بھائیوں کی دعاؤں سے ہوگا۔

پس ساری جماعت اپنے ایسے بهائیوں کے لئے دعا کرتی رهے اور اس سے غافل نه رهے ۔ اگر وه ان کے لئے دعا کریں گے تو مجهے کامل یقین هے که الله تعالیٰ ان کی اولاد کو اور ان کے دوستوں کو وهی فیض پهنچائے گا جو وه دوسروں کے لئے چاهتے هیں۔ ان کے خوابیده دوست، ان کے خوابیده بچے ، ان کی نسلیں بهی جاگ اٹهیں گی اور ان کی توجه بهی استغفار کی طرف هوگی اور میں یقین رکهتا هوں که الله کے فضل کے ساته یه بهترین نسخه غفلت کا هے۔

"سابقہ غفلتوں اور سستیوں کی وجہ سے کوئی ابتلا بھی آجاوے تو راتوں کو اٹھ کر سجدے اور دعائیں کرے اور خدائے تعالیٰ کے حضور ایک سچی اور پاک تبدیلی کا وعدہ کرے"۔(الحکم جلد ۳ نمبر ۲۱ پرچہ ۱۶/جون ۱۸۹۹ء)۔ یہ ہے اگر دعا قبول ہو جائے اور استغفار کی توفیق ملے تو یہ ہوا کرتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اور یہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۔ ۲۴/جنوری ۱۹۰۷ء سے اقتباس لیا گیا ہے۔ فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت کو چاہئے کہ راتوں کو رو رو کر دعائیں کریں۔ اس کا وعدہ ہے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ دعا سے مراد دنیا کی دعا ہے اور وہ دنیا کے کیڑے ہیں اس لئے اس سے پرے نہیں جاسکتے۔ اصل دعا دین ہی کی دعا ہے۔ لیکن یہ مت سمجھو کہ ہم گنہگار ہیں یہ دعا کیا ہوگی"۔ دین کے لئے دعا کرنے کے لئے اپنی ہمت کی کمر کس لو اور یہ نہ سمجھو کہ تمہاری کیا حیثیت ہے، تمہاری دعاؤں کی کیا حیثیت ہوگی جیسے تم بے حیثیت اسی طرح تمہاری دعائیں بھی بے حیثیت ہونگی۔ یہ انکساری نہیں ایک غلط وہم ہے۔ **جو خدا کے لئے ، خدا کے دین کی خاطر دعائیں مانگتا هے اس کی دعائیں معمولی دعائیں نهیں هوا کرتیں۔**

فرماتے ہیں "یہ غلطی ہے بعض وقت انسان خطاؤں کے ساتھ ہی ان پر غالب آسکتا ہے اس لئے کہ اصل فطرت میں پاکیزگی ہے"۔ فطرت کے اندر جو خدا تعالیٰ نے چیز داخل فرمادی ہے وہ کبھی بدلا نہیں کرتی۔ وہ اگر اس سے انسان کام لینا چاہے تو وہ غالب آجاتی ہے۔ فرماتے ہیں "اصل فطرت میں پاکیزگی ہے۔ دیکھو پانی خواہ کیسا ہی گرم ہو لیکن وہ آگ پر ڈالا جاتا ہے تو بہر حال آگ کو بجھا دیتا ہے"۔ یعنی یہ تعجب کی بات ہے بظاہر آگ پانی سے بہت زیادہ گرم ہے چاہئے کہ آگ جلتی رہے اور پانی بجھ جائے، پانی ٹھنڈا ہو جائے۔ یہ الٹ بات ہے کہ ہلکی گرم چیز اپنے اوپر غالب گرمی کو غالب نہیں آنے دیتی، اس کے اوپر غالب آجاتی ہے اور یہ پانی کی ایک صفت ہے کہ اس کو کتنی ہی گرم دھات کے اوپر ہزار درجے تک پہنچی ہوئی چیز پر ڈالو گے وہ شُر ن کر کے ٹھنڈی ہو جائے گی اور پانی اس کی گرمی نچوڑ دیتا ہے اور جذب کر لیتا ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "اس لئے کہ فطرۃً برودت اس میں ہے۔ ٹھیک اسی طرح پر انسان کی فطرت میں پاکیزگی ہے۔ ہر ایک میں یہ مادہ موجود ہے وہ پاکیزگی کہیں نہیں گئی۔ اسی طرح تمہاری طبیعتوں میں خواہ کیسے ہی جذبات ہوں رو کر دعا کرو گے تو اللہ تعالیٰ دور کر دے گا"۔ پس تمہاری فطرت غالب آجائے گی، دنیا کی آگ تمہیں جلا نہیں سکے گی جیسے دنیا کی آگ خواہ کتنی ہی شدید ہو پانی کو جلا نہیں سکتی۔ ناممکن ہے کبھی آپ نے دنیا کی آگ سے پانی جلتا ہوا نہیں دیکھا ہوگا۔ فرمایا اگر اس حقیقت کو پہچان لو تو تمہاری فطرت صحیحہ اور فطرت طیبہ دنیا کی آگ کو ٹھنڈا کر دے گی اور دنیا کی آگ اسے جلا نہیں سکے گی۔ طریق اس کا کیا ہے، علاج کیا ہے، رو کر دعا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کیسے ہی جذبات ہوں طبیعتوں کی سختیاں اور اس کی گرمیاں دور فرمادے گا۔

تو آنکھ کے پانی سے علاج ضروری ہے لیکن مشکل یہی ہے کہ آنکھ کا پانی بھی تو نصیب نہیں ہوتا۔ بہت سے لوگ خالی آنکھوں سے دعائیں کرتے ہیں۔ ان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں تکلف جائز ہے ورنہ ہر موقع پر بے تکلفی کی تعلیم ہے لیکن خدا کی خاطر بناوٹ سے رونا لانا پڑے تو بناوٹ سے رونا لاؤ یعنی نقالی کرو رونے میں۔ جس طرح لوگ روتے ہیں تم بھی اس طرح رونے کی کوشش کرو اور رفتہ رفتہ اس حالت پر اللہ کو رحم آئے گا اور آنکھ سے کچھ آنسوؤں کا پانی بھی بہہ جائے گا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لیکچر سیالکوٹ کے دوران یہ فرمایا:

"دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے"۔ خدا اگر جان کی طرح نزدیک ہو جائے تو جہاں خدا ہے وہاں پاک تبدیلی کیوں نہ ہوگی تو اس وہم میں مبتلا نہ ہو کہ دعائیں تمہاری مقبول ہو رہی ہیں تمہارے اندر خدا داخل ہو رہا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ تمہاری فطرت تو مخالف فطرتوں پر غالب آجائے اور اللہ مخالف صفات پر غالب نہ آسکے۔ اگر وہ تمہارے دل میں اترا ہے تو تمہاری ناپاکی اور پلیدی کو وہ دل چھوڑنا پڑے گا۔ **پس اپنی دعائوں کی مقبولیت کی پهچان اپنی ذات میں تلاش کرو باهر ڈهونڈنے کی ضرورت نهیں هے ۔ اگر تمهارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا هو رهی هیں تو لازماً یقین کر لو که خدا تمهارے دل میں اتر رها هے اور زیاده سے زیاده تمهاری**

طالب دُعا: محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies & Gents Bag, Jackets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

زندگی کا حصہ بنتا چلا جا رہا ہے۔

اور اللہ کا اترنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عجیب رنگ سے بیان فرمایا ہے اور ایک عارف باللہ کے سوا ان مضامین کو کوئی دوسرا شخص بیان نہیں کر سکتا۔ صاحب تجربہ ہی ہے جو بیان کر سکتا ہے۔ فرمایا ''اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی کرتا ہے''۔ اب یہ فقرہ سنتے ہی انسان گھبرا جاتا ہے کہ خدا کیسے تبدیلی کرتا ہے۔ فوری طور پر جواب دیا ''اور اسؔ کے صفات غیر متبدل ہیں''۔ تبدیل نہیں ہو سکتے۔ ''مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلّی ہے جس کو دنیا نہیں جانتی''۔ جس نے خدا کے لئے جتنی تبدیلی اپنی فطرتوں اور عادتوں میں پیدا کی اللہ تعالیٰ اسی نسبت سے اس پر اترتا ہے اور وہ خدا کو اسی حد تک دیکھ سکتا ہے جس حد تک اس نے خدا کو دیکھنے کے لئے اپنے آپ کو قابل بنایا ہے۔ پس اگرچہ خدا کی صفات میں تبدیلی نہیں لیکن اپنے بندے کے لئے اس کے کوزے کے مطابق، اس کے ظرف کے مطابق ڈھلتا چلا جاتا ہے۔

''گویا وہ اور خدا ہے۔ حالانکہ اور خدا کوئی نہیں''۔ اپنے اندر وہ خدا کو اس طرح بدلتے دیکھا ہے گویا ہر دفعہ ایک اور خدا پیدا ہو گیا حالانکہ اور خدا کوئی نہیں ''مگر نئی تجلّی نئے رنگ میں اس کو ظاہر کرتی ہے''۔ خدا تعالیٰ کی نئی نئی شان، نئے نئے رنگ میں اپنے بندوں پر خدا کو ظاہر کرتی ہے۔ ''تب اس خاص تجلّی کی شان میں اس تبدیلی یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا۔ یہی وہ خوارق ہے۔ غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے''۔ لوگوں نے کیمیا کی تلاش میں اپنی دولتیں مٹی کر دیں اور کیمیا ان کے گھر میں موجود تھی۔، وہ دعا تھی۔ اس کے ذریعے ان کی خاک بھی خدا تعالیٰ کے نزدیک سونا بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھ کر قیمتی بن جایا کرتی ہے۔

پس فرمایا ''غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے''۔ اب یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نہیں فرمایا کہ مشت خاک کو سونا کر دیتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ پر جتنا غور کریں گے اتنا ہی حیرت میں ڈوبتے چلے جاتے ہیں۔ کتنا پاکیزہ کلام ہے، کتنی احتیاط سے لفظوں کو چنا گیا ہے۔ اب میں نے اپنی روانی میں کیمیا کے متعلق یہ جانتے ہوئے کہ وہ سونا بناتی ہے یہی کہا تھا کہ وہ مٹی کو سونا کر دیتی ہے، انسانی مٹی کو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا۔ میں نے دوبارہ غور سے دیکھا ہے تو فرمایا وہ اکسیر ہے ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے یعنی خدا کا ایسا بندہ لوگوں کو سونا بنانے لگ جاتا ہے، خود اکسیر ہو جاتا ہے تو کیسی کیمیاگری ہے۔ دعا جیسی تو اور کوئی کیمیاگری نہیں کہ دعا کی کیمیا سے انسان کیمیا بن جاتا ہے اور وہ بنی نوع انسان کے لئے ایسے کام کر دکھاتا ہے کہ ان کی مٹی کو پھر سونا بنانے لگ جاتا ہے۔

پھر فرمایا ''اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ حضرت احدیت پر گرتی ہے''۔

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۲ تا ۲۲۳)

جماعت کے غلبہ کا آپ نے جو وعدہ فرمایا ہے وہ انہی دعاؤں کے ذریعہ سے اور اسی کیمیاگری کے ذریعے سے فرمایا ہے اور یہ خدا کا وعدہ ہے جو لازماً پورا ہو کر رہے گا۔ ہماری آنکھوں کے سامنے پورا ہوتا بھی چلا جا رہا ہے اور بھی پورا ہوگا لیکن ان باتوں پر آپ عمل کریں، ان نصیحتوں کو حرز جان بنالیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں میں نے آپ کے سامنے رکھی ہیں تو خدا کے یہ وعدے بہر حال پورے ہونگے۔

اپنی جماعت کے ذکر پر آپ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کے لئے یہ وعدہ فرمایا ہے ''وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ''۔ یہ وہی الفاظ ہیں جن سے حضرت مسیح علیہ السلام، سابقہ مسیح، کو خوشخبری دی گئی تھی کہ جن لوگوں نے تیری پیروی کی ہے قیامت تک وہ ان پر غالب رہیں گے جو تیرا انکار کریں گے، جنہوں نے تیری پیروی نہیں کی۔ تو جماعت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے انہی الفاظ میں وعدہ دیا ہے کہ تیرے متبعین قیامت تک غیروں پر غالب آتے رہیں گے۔ بعض دفعہ لوگوں کی تعلّیوں سے بعض لوگ گھبرا کر یہ سمجھتے ہیں کہ اوہو یہ تو کچھ اور ہو رہا ہے یہ تو غالب دوسرے آ رہے ہیں۔ وہ ذرا بھی غور کریں تو حیران رہ جائیں گے کہ ہرگز غالب نہیں آئے، آپ غالب آئے ہیں اس لئے وہ اپنی آگ اپنے منہ سے پھونک رہے ہیں جو ان کو جلا رہی ہے۔ اگر آپ غالب نہ آتے تو اس قسم کی بیہودہ باتیں وہ کرتے ہی نہ۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ''اور خدا کے وعدے سچے ہیں ابھی تو تخم ریزی ہو رہی ہے۔ ہمارے مخالف کیا چاہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا کیا منشاء ہے''۔ ان کے اَور ارادے ہیں خدا کے ارادے اَور ہیں، وہ ارادے ہیں کہ جو ہیں برخلاف شہریار۔ شہریار تو خدا ہے اور یہ کچھ ارادے لئے پھرتے ہیں ۔ یہ تو ان کو بھی معلوم ہو سکتا ہے اگر وہ غور کریں کہ وہ اپنے ہر قسم کے منصوبوں اور چالوں میں ناکام اور نامراد رہتے ہیں۔ ''اسی طرح پر آنحضرت ﷺ کے مخالف کیا چاہتے تھے۔ ان کا تو یہی مدعا اور مقصد تھا کہ اس جماعت کو نابود کر دیں مگر دیکھو انجام کیا ہوا''۔ فتح مکہ کس کو نصیب ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو۔ اور اس کو وہ فتح کہتے ہیں جو خدا کی طرف سے آیا کرتی ہے اور بعض لوگ ایسی باتوں سے گھبرا جاتے ہیں۔ ایک شخص ہے جس کا منہ پرانے جوتے کی طرح پھٹا ہوا ہے اور وہ پھٹ پھٹ کے بک بک کرتا رہتا ہے اور اسے اپنے آپ کو فاتح بنانے کا بڑا شوق ہے۔ اسی قسم کا ایک بدبخت قادیان کا آریہ ہوا کرتا تھا جو اپنے آپ کو فاتح قادیان کہا کرتا تھا۔ وہ کہاں گیا؟ خاک میں مل گیا۔ اس کا نام ونشان، اس کی نسلوں کا نام ونشان باقی نہیں رہا۔ اکثر ایسے لوگ وہ آریہ اس زمانے کے طاعون کا شکار ہو گئے۔ اب قادیان دیکھو کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہے۔ تو فتح محض نام سے نہیں ہوا کرتی۔ کوئی آدمی اپنا نام رکھ دے میں فاتح ہوں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔

فاتح ایسا ہو جیسے محمد رسول اللہ فاتح ہوئے۔ مکّہ کو فتح کیا، مکہ کے دل فتح کر لئے۔ اب جو فاتح ربوہ بنا پھرتا ہے اِس کی کیا فتح ہے کہ ایک دل بھی نہیں جیت سکا بلکہ ہر دل کی لعنت اپنے اوپر پڑوائی ہے۔ جتنی بڑ کیں مارتا ہے اتنی ہی اہلِ ربوہ کے دل اس پر لعنت ڈالتے ہیں۔ یہ فاتح ہے، یہ تو قادیان کا آریہ ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس کو فتح سے کیا غرض ہے۔ **فتح وہ جو دلوں کی فتح ہوا کرتی ہے**۔ اور اللہ تعالیٰ اس بدبخت کے منہ سے نکلے ہوئے کلام کے مقابل پر تمام احمدیوں کو فاتح بنا رہا ہے۔ کوئی ملک **ایسا نہیں جہاں فتوحات پہلے سے زیادہ بڑھ کر نہیں ہوتی چلی جا رہیں**۔ دیکھو اس کو فاتح کہتے ہیں۔ **ہم دنیا پر کسی ہتھیار سے غالب نہیں آ رہے**، کسی جبری فنون سے **غالب نہیں آ رہے**۔ **ایک بھی جگہ جبر کے فنون ہماری تائید میں نہیں ہے۔ ہر جگہ ہماری دعائیں ہماری تائید کر رہی ہیں اور ہماری فتح دلوں کی فتح ہے۔ ورنہ جبر تو مخالف ہے صرف پاکستان کا قصہ نہیں ہر جگہ جبر ہمارے مخالف ہے اس کی مخالفتیں توڑتے ہوئے، نامراد کرتے ہوئے احمدیت خدا تعالیٰ کے فضل سے آگے سے آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے**۔ اس کو فتح کہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ جو ان کی مخالفت ہے اس سے گھبراؤ نہیں یہ تو جس طرح رُوڑی یعنی کھاد، غلاظتیں ڈالی جاتی ہیں کھیت میں تو پاکیزہ چیزیں پیدا ہوتی ہیں یہ تو تمہاری رُوڑیاں ہیں۔ پنجابی میں رُوڑی کہتے ہیں بڑا اچھا لفظ ہے۔ وہ گند بلا جو بھی انسانی فُضلہ ہو یا جانوروں کا فُضلہ ہو وہ اکٹھا ہو جائے کتنی غلیظ چیز ہے۔ اس سے بدبو آتی ہے۔ آپ لوگوں کو بھی ایسے مولویوں سے بڑی بدبو آتی ہو گی مجھے یقین ہے کہ ناک پہ کپڑا رکھ کے گزرتے ہونگے لیکن اللہ نے ان کو جماعت کی جڑوں میں رُوڑی بنا کے ڈال دیا ہے۔ کیسے کیسے پاکیزہ پھل لگ رہے ہیں اس میں سے۔ پھول پھل رنگا رنگ کی خوشبوئیں اٹھ رہی ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ''اگر اس اعجاز کامیابی کو جو ہمارے نبی کو حاصل ہوئی ابو جہل اِس وقت دیکھے تو اس کو پتہ لگے'' کہ کیا کر بیٹھا ہے اپنے لئے۔ اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار بیٹھا۔ اس کی بدبختی کے نتیجہ میں اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اس سے بہت زیادہ فتوحات عطا کیں جتنی فتوحات روکنے کی کوشش کی تھی۔ ''یہی معاملہ یہاں ہے اگر یہ مخالف نہ ہوتے تو ایسی اعجازی ترقی یہاں بھی نہ ہوتی''۔ مخالفتوں کے ساتھ ہمیں رہنا ہے بہر حال، ان پر غالب آنا ہمارا مقدر بن چکا ہے۔'' یعنی اس ترقی میں اعجازی رنگ نہ رہتا کیونکہ اعجاز تو مقابلہ اور مخالفت ہی سے چمکتا ہے۔ ایک طرف تو ہمارے مخالفوں کی یہ کوششیں ہیں کہ وہ ہم کو نابود کر دیں۔ ہمارا اسلام تک نہیں لیتے اور غائبانہ ذکر بھی نفرت سے کرتے ہیں۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ حیرت انگیز طریق پر اس جماعت کو بڑھا رہا ہے۔ یہ معجزہ نہیں تو کیا ہے۔ کیا یہ ہمارا فعل ہے یا ہماری جماعت کا؟ نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک فعل ہے جس کی تہہ اور سِر کو کوئی نہیں جان سکتا۔ اب ان کو کس قدر تعجب ہوتا ہو گا کہ چند سال پہلے جس جماعت کو بالکل کمزور اور ذلیل اور ضعیف سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ چند آدمی شامل ہیں اب اس کا شمار ایک لاکھ سے بھی بڑھ گیا ہے اور کوئی دن نہیں جاتا کہ بذریعہ خطوط اور خود حاضر ہو کر لوگ اس سلسلے میں داخل نہیں ہوتے''۔

''اور کوئی دن نہیں جاتا کہ بذریعہ خطوط اور خود حاضر ہو کر لوگ اس سلسلہ میں داخل نہیں ہوتے''۔ مطلب یہ ہے کہ یہ ان کا کام نہیں، خود داخل نہیں ہوتے ''یہ خدا کا کام ہے''۔ وہ کشاں کشاں مجبور چلے آ رہے ہیں ''اور اس کی باتیں عجیب ہوتی ہیں''۔ (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۰ صفحہ ۷،۸۔ مورخہ ۲۷/اکتوبر ۱۹۰۲ء)۔ اللہ کے عجیب کام ہیں۔ پس وہ ایک لاکھ کا زمانہ تھا اب یہ فاتح دیکھیں کہ یہی سال ان کے سینوں کو آگ لگا دے گا کیونکہ میں **کامل یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ انشاء اللہ**، انشاء اللہ یہ **سال ختم ہونے سے پہلے پہلے** خدا **تعالیٰ کے فضل سے ایک** ہی **سال میں جماعت احمدیہ میں** ایک کروڑ **احمدی داخل ہو چکے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔**

ایک دو اقتباسات اور ہیں ابھی وقت بھی ہے ویسے بھی میں نے یعنی اگرچہ تکلف سے کھینچا نہیں مگر اتفاقاً یہ تقریباً ایک گھنٹے ہی کا خطبہ بن گیا ہے۔ فرماتے ہیں ''یقیناً یاد رکھو کہ خدا اپنے بندے کو کبھی ضائع نہیں کرے گا اور ہرگز نہیں اٹھائے گا جب تک اس کے ہاتھ سے وہ باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کے لئے وہ آیا ہے۔ اسے کسی کی خصومت اور کسی کی بددعا کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتی''۔ (خط مولوی عبدالکریم صاحب ۲۳/جون ۱۸۹۹ء مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۲ صفحہ ۷)

پھر آپ نے فرمایا ''اگر دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارے میں **حق الیقین تک** نہ پہنچ سکتا۔ دعا سے ہم خدا تعالیٰ سے کلام کرتے ہیں۔ جب انسان **اخلاص اور توحید** اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے''۔ (الحکم جلد ۳ نمبر ۳ صفحہ ۲ پرچہ ۲۳/جنوری ۱۸۹۹ء)

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃالمسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے دورۂ جرمنی ۱۲/مئی تا ۲۴/مئی ۱۹۹۹ء کی مصروفیات کی ایک جھلک

(رپورٹ: صادق محمد طاہر۔جرمنی + ابو لبیب۔برطانیہ)

(تیسری قسط)

۱۹/مئی ۱۹۹۹ء بروز بدھ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آج کی پبلک مصروفیات بھی احباب سے ملاقات کے ساتھ شروع ہوئیں۔ چنانچہ حضور انور نے ۵۵ خاندانوں کے ۲۱۱۔احباب کو شرف ملاقات بخشا۔

نماز ظہر و عصر سے قبل مسجد نور فرینکفورٹ میں ایک تقریب آمین کا انعقاد ہوا جس میں ۲۵ بچوں اور بچیوں نے شرکت کی چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ نے تشریف لاکر قرآن کریم کی آخری تین سورتیں اور قرآن کریم ناظرہ کی تکمیل کے موقع پر پڑھی جانے والی دعا پڑھی جو تمام حاضرین نے ساتھ ساتھ دہرانے کی سعادت حاصل کی۔

لانگن (Langen) میں جرمن مہمانوں کے ساتھ سوال وجواب کی نشست

۱۹/مئی ۱۹۹۹ء کی شام پونے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرینکفورٹ سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر لانگن کے سٹی ہال میں تشریف لے گئے جہاں جرمن افراد کے ساتھ ایک مجلس سوال وجواب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ کے بعد سوالات کا آغاز ہوا۔ محترم ہدایت اللہ ہیش صاحب کے پاس چونکہ تحریری طور پر سوالات جمع ہو چکے تھے لہٰذا انہوں نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی کہ پچاس سوالات جمع ہو چکے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کی کوشش تھی کہ تمام سوالوں کے جوابات ارشاد فرمادیں مگر مقررہ وقت میں صرف چالیس سوالات کے جوابات دیئے جا سکے۔ مجلس کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے کوشش تو بہت کی کہ وقت کے اندر تمام سوالات کے جوابات دے دیئے جائیں مگر وقت اجازت نہیں دیتا۔ اس کے ساتھ ہی حضور نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور الوداع کہہ کر مسجد نور فرینکفورٹ کے لئے روانہ ہوگئے۔

اس مجلس میں ۱۵۷ جرمن مہمان مردوں اور عورتوں نے شامل ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی زیارت کی اور آپ کے ارشادات سے مستفیض ہوئے۔ بعض سوالات اور ان کے جوابات خلاصۃً ہدیہ قارئین ہیں:

☆......ایک سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جہاں تک بشریت کا تعلق ہے آنحضرت ﷺ دیگر انسانوں کی طرح ایک بشر ہی تھے۔ہاں آپ کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ آپ دیگر تمام انسانوں سے زیادہ خدا کے قریب ہوئے۔

☆......جہاد کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آج جو دنیا میں مذہب اور خدا کے نام پر جنگیں لڑی جارہی ہیں ان میں سے اکثر مقدس جنگیں (Holy Wars) نہیں ہیں۔وہ دہشت گردی پر یقین رکھتے ہیں اور دہشت گردی کے فعل کو مقدس جہاد نہیں کہا جاسکتا۔

☆......کیا مرنے کے بعد بھی کوئی زندگی ہوگی؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن کریم کے مطابق یہ بنیادی اصول ہے کہ اگر خدا ہے تو لازم ہے کہ مرنے کے بعد زندگی ہو۔یہ ناممکن ہے کہ خدا ہو اور مرنے کے بعد جوابدہی نہ ہو۔ لیکن اسلام کے مطابق مرنے کے بعد کی زندگی جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہوگی۔

☆......ایک سوال یہ کیا گیا کہ آپ کو کیسے علم ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے؟

حضور ایدہ اللہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ نئے عہد نامہ سے بھی ہم یہ معلوم کرتے ہیں کہ وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔جب انہیں صلیب پر لٹکایا جانے لگا تو انہوں نے کہا تھا "ایلی ایلی لما شبقتانی"۔اے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔اگر انہوں نے خدا سے یہ بشارت نہ پائی ہوتی کہ وہ ان کی حفاظت کرے گا تو وہ یہ فریاد بلند نہ کرتے۔اس دعا سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ خیال درست نہیں کہ وہ لوگوں کی خاطر صلیب پر مرنا چاہتے تھے۔اگر ایسا ہوتا تو جب انہیں صلیب پر لٹکانے کے لئے لے گئے تھے وہ یہ کہتے کہ خدایا تیرا شکر ہے۔

پھر یہ کہ صلیب پر سے اتارنے کے بعد انہیں ایک مرہم لگائی گئی۔سوال یہ ہے کہ اگر وہ صلیب پر مرچکے تھے تو انہیں مرہم لگانے کی ضرورت نہیں تھی۔ فوت شدہ آدمی کوئی درد محسوس نہیں کرتا۔یوحنا کہتا ہے کہ تمام یہودی جب مرتے تھے انہیں مرہم لگائی جاتی تھی مگر تمام محققین کہتے ہیں یوحنا خود یہودی نہیں تھا اگر یہودی ہوتا تو اسے معلوم ہوتا کہ یہود کا یہ طریق نہیں تھا۔

پھر نئے عہد نامہ سے پتہ چلتا ہے کہ صلیب سے اتارے جانے کے چند دن بعد حضرت مسیح حواریوں سے ملے جس کا مطلب ہے کہ اس مرہم نے ان پر کام کیا جبکہ وہ زندہ تھے۔اسی طرح یہ بھی ذکر ہے کہ جب وہ رات کو اپنے کچھ حواریوں کے سامنے آئے جبکہ وہ روٹی اور مچھلی کھا رہے تھے تو انہوں نے باقی انسانوں کی طرح جسم اور روح کے تعلق کو واضح کرنے کے لئے کہا کہ تم کیا کھا رہے ہو اور پھر ان سے مچھلی اور روٹی لے کر کھائی جس پر وہ حیران ہوئے۔ان کا خیال تھا کہ مسیح مرچکے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں وہی مسیح ہوں آؤ اور مجھے ہاتھ لگا کر چھو کر دیکھو۔نئے عہد نامہ کی یہ سب باتیں ثابت کرتی ہیں کہ مسیح علیہ السلام صلیب کے واقعہ کے بعد بھی زندہ تھے۔

☆......مختلف قسم کی میڈیٹیشن (Meditation) کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میڈی ٹیشن ایک بہت اہم مشق ہے جو خدا کے قرب کے حصول کے لئے ایک ذریعہ ہے کیونکہ خدا کوئی مادی چیز نہیں۔وہ اپنی صفات سے پہچانا جاتا ہے۔جب آپ اس کی صفات پر بار بار اور گہرا غور کرتے ہیں تو ایک قسم کا اس کا قرب حاصل ہونے لگتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر آپ خدا پر ایمان نہیں رکھتے تو انسان کا اپنی روح کے اندر غور و فکر بھی ایک قسم کا فائدہ رکھتا ہے۔ کئی نبی Contemplation کے ذریعہ نبوت کے مقام تک پہنچے ہیں۔

☆......ایک سوال یہ کیا گیا کہ غیر مسلم حکومتوں کے تابع رہتے ہوئے اسلامی شریعت پر عمل کس حد تک ممکن ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں جرمنی میں جہاں ایک غیر اسلامی حکومت ہے میں اسلامی شریعت پر عمل پیرا ہوں اور ملکی قانون کے ساتھ تصادم کے بغیر عمل پیرا ہوں۔

☆......ایک صاحب کا سوال تھا کہ اگر آپ یہ پرچار کریں گے کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو آپ زیادہ عیسائیوں کو اپنا دوست نہ بنا سکیں گے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اصل بات سچائی ہے۔اگر ہم دیانتداری اور سچائی کے ساتھ ایک بات کو تسلیم کرتے ہیں تو اس کا اظہار ضروری ہے۔ لوگوں کو اپنے ساتھ ملانا اہم نہیں۔اصل یہ ہے کہ لوگوں کو سچے خدا کی طرف لایا جائے۔

☆......اسلام میں بنیاد پرستوں (Fundamentalists) کے تعلق میں ایک سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جنہیں آپ بنیاد پرست کہتے ہیں حقیقت میں وہ بنیاد پرست نہیں۔اگر وہ ہوتے تو آنحضرت ﷺ کے پاک اسوہ پر عمل کرتے لیکن ان لوگوں کی طرز زندگی اس سے بالکل متضاد اور متصادم ہے اور چونکہ وہ حقیقت میں اس بنیادی تعلیم پر عمل پیرا نہیں اس لئے وہ تشدد اور دہشت گردی کی روش کو اپنائے ہوئے ہیں جس کا اسلام اور بانی اسلام سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ مبینہ اسلامی دنیا کو ان "بنیاد پرستوں" کے ذریعہ کنٹرول کیا جارہا ہے۔ میرے نزدیک امریکہ انہیں ہتھیار فراہم کرتا ہے۔اگر امریکہ ایسا نہ کرتا تو اس قسم کے بنیاد پرست افغانستان میں بھی نہ ہوتے۔

☆......کیا کسووا کی جنگ تیسری عالمگیر جنگ پر منتج ہوگی؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا ایسا ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔ ابھی تک تو آزاد دنیا کے مغربی ممالک یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس طرح حالات سے نباہ کر سکتے ہیں کہ وہ قابو میں رہیں گے لیکن بعض اوقات ایسا نہیں ہوتا اور وہ ایسی غلطیاں کر بیٹھتے ہیں جو ان کے قابو سے باہر ہوتی ہیں۔

☆......ایک سوال یہ کیا گیا کہ کیا ہم سب لوگ اسی خدا کی عبادت مختلف طریقوں سے نہیں کر رہے؟

حضور نے فرمایا کہ ایسا ہی ہونا چاہئے لیکن ایسا نہیں ہے۔ ہم اکثر اپنے تصورات کی عبادت کر رہے ہیں۔ لوگ اپنے محدود انفرادی تصور کے مطابق خدا کی عبادت کرتے ہیں اور ان کے پیش نظر وہ عالمی خدا نہیں ہوتا جس کی عبادت ہونی چاہئے۔

☆......ہر بچہ بغیر ختنہ کے پیدا ہوتا ہے اور وہ خدا کے ہاں مقبول ہوتا ہے تو پھر ختنہ کی کیا ضرورت ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ختنہ جسمانی صحت میں ممد ہے۔ طبی تحقیق بتاتی ہے کہ جن کا ختنہ ہوا ان میں Genetical بیماریاں بہت کم ہوتی ہیں۔ جہاں تک عورتوں کے ختنہ کی رسم کا تعلق ہے تو اس کے متعلق حضور نے فرمایا کہ اس کا اسلام سے ہرگز کوئی تعلق نہیں۔ افریقہ میں جہاں کہیں یہ رسم تھی ہم نے اس کے خلاف مؤثر آواز اٹھائی اور احمدیوں میں وہاں یہ رسم ہرگز پائی نہیں جاتی۔ عورتوں کے ختنہ کی رسم نہایت ظالمانہ اور درندگی کی مظہر ہے۔

☆......جرمنی میں احمدیت کی مقبولیت کیسی ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کافی اچھی ہے۔ بہت سے دوسرے یورپین ملکوں سے بہتر ہے اور یہ بات آپ کی وسعت ذہنی اور معقولیت پسندی کے لئے ایک Complement ہے۔

☆......ہم جنس پرستی (Homosexuality) کے متعلق ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں کون ہوں کہ کسی کو بتاؤں کہ اسے کیا کرنا چاہئے یا کیا نہیں۔ میں خدا نہیں، مجھے سزا دینے کا حق نہیں۔ جب سدوم اور عمورہ کی بستیاں تباہ ہوئیں تو سوال یہ ہے کہ خدا نے انہیں کیوں سزا دی۔ یقیناً انہوں نے خدا کی سکیم اور منصوبہ کے خلاف عمل کیا ہوگا جس کی وجہ سے انہیں سزا دی گئی۔ حضور نے فرمایا کہ اگر سب لوگ ہم جنس پرستی پر عمل کرتے تو انسانیت کا خاتمہ ہو جاتا۔ حضور نے مزید فرمایا کہ انسان کی فطرت میں قدرت نے ہم جنس پرستی کو رد کرنے کا رجحان رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مرد اور عورت کے درمیان تعلقات میں ایک لذت رکھ دی ہے اور اسی لذت

کے حصول کے دوران ہی اولاد کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔

نماز مغرب و عشاء حضور انور نے مسجد نور میں ہی پڑھائیں۔

۲۰/ مئی ۱۹۹۹ء بروز جمعرات

آج احباب نے اپنے اہل خانہ کے ہمراہ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ذاتی ملاقات کی سعادت حاصل کی اور حضور انور کی بابرکت صحبت سے استفادہ کیا۔ چنانچہ آج ۵۱ خاندانوں کے ۲۲۱۔ افراد نے اپنے پیارے امام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

ناصر باغ (گروس گیراؤ) میں مجلس سوال وجواب

ناصر باغ (گروس گیراؤ) جہاں ایک عرصہ تک جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ ہائے سالانہ اور ذیلی تنظیموں کے اجتماعات اور دیگر اہم تقریبات کا انعقاد ہوتا رہا ہے۔ وہاں مسجد بیت الشکور میں جرمن افراد کے ساتھ ایک مجلس سوال وجواب کا انعقاد کیا گیا۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شام ساڑھے چھ بجے کے قریب مسجد میں تشریف لائے اور کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد ترجمانی کے فرائض سرانجام دینے والے محترم ہدایت اللہ ھبش صاحب سے دریافت فرمایا کہ کیا نئے سوالات بھی ہیں یا پرانے ہی ہیں؟ تو ھبش صاحب نے جو تحریری طور پر سوالات وصول کر رہے تھے جواباً کہا کہ نئے سوالات بھی ہیں۔ واضح رہے کہ حضور نے اپنے گزشتہ سال کے دورہ میں ناصر باغ میں ہی مجلس سوال وجواب میں اس بات کا اظہار فرمایا تھا کہ نئے لوگ اور نئے سوالات بھی آنے چاہئیں۔ چنانچہ امسال یہ کوشش کی گئی تھی کہ نئے سوالات پیش کئے جائیں۔

تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہوا جن کے جوابات حضور انور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمائے۔ حضور انور کے دینی و دنیوی علوم پر مشتمل جوابات سے لوگ متاثر ہوئے یہاں تک کہ بعض مردوزن ایک دوسرے کو مسرت سے دیکھ کر تسلی کا اظہار کرتے تھے۔ ان میں سے بعض سوالات اور ان کے جوابات کا خلاصہ احباب کے ازدیاد علم وعرفان کے لئے اپنی ذمہ داری پر پیش خدمت ہے:

☆......اسلام میں جنت ودوزخ کا کیا تصور ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حقیقت میں اسلام میں جنت ودوزخ کا تصور بہت منطقی اور معقول ہے۔ ہر شخص اس دنیا کی زندگی میں ہی اپنی جنت یا جہنم بناتا ہے۔ تمام لوگ جو دوسروں سے نیک سلوک کرتے ہیں اور ذمہ داری سے اپنے فرائض ادا کرتے ہیں وہ ایک محبت اور امن کے ماحول میں رہتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو جنت میں جائیں گے۔ وہاں ان کے اس دنیا کے اعمال مختلف شکلوں میں متمثل ہو کر ظاہر ہونگے۔ جب آپ خدا اور اس کے بندوں سے امن اور تسلیم کے ساتھ رہتے ہیں تو گویا آپ دودھ اور شہد کی نہروں میں بستے ہیں۔ شہد میں شفا ہے اور دودھ ایک جامع خوراک ہے۔ اگلے جہان میں جو بھی آپ کو ملے گا وہ علامتی (Symbolic) ہوگا لیکن درحقیقت خدا کے قرب کی وجہ سے آپ اس دنیا کی نسبت وہاں زیادہ خوش ہونگے۔ ایسا ہی حال دوزخیوں کا ہے جو لوگوں کے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں وہ کبھی بھی امن کے ساتھ اور خوشی کے ساتھ نہیں رہتے۔ ان کے دلوں میں ایک آگ لگی ہوتی ہے۔ یہی آگ ہے جو ان کے لئے اگلے جہان میں متمثل ہوگی۔

☆......ایک ضمنی سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ روح انسان کے اندر ایک لطیف چیز ہے۔ یہ انسان کے اندر آخری اتھارٹی ہے۔ جو بھی آپ اچھا یا برا کام کریں اس کا روح پر اثر پڑتا ہے۔ روحیں نہ نر ہیں نہ مادہ۔ جب یہ روحیں بدن سے آزاد ہوتی ہیں تو انہیں ایک خاص شکل دی جاتی ہے۔ اس دنیا میں انسان کا رہن سہن اور طرز عمل اُس روح کی شکل متعین کرتے ہیں۔ جو روحیں اس دنیا میں خدا کی صفات کا رنگ اختیار کرتی ہیں وہ خدا کے ہاں زیادہ حسین ہونگی اور جو کم صفات کو اپنانے والی ہونگی وہ اسی نسبت سے کم حسین ہونگی۔

☆......کیا آپ کے نزدیک مشرق و مغرب میں اسلام کو غلط طور پر پیش کیا جاتا ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بدقسمتی سے اس کی ذمہ داری مسلمانوں پر ہی عائد ہوتی ہے کیونکہ وہ حقیقی اسلام کی تعلیمات اور بانیٔ اسلام ﷺ کے اسوہ پر عمل نہیں کر رہے۔ مغرب ان کی حرکتوں کو اچھالتا ہے کہ کیوں نہ اس اسلام کو لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے جسے مغربی دنیا کبھی قبول نہیں کر سکتی۔ میرے خیال میں اسلام کے متعلق جو بھی منفی پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے اس کے ذمہ دار مسلمان ہی ہیں۔ اس کی مثال کے طور پر حضور نے فرمایا کہ مثلاً اسلام کے نام پر دہشت گردی کرنا، لوگوں کو جبراً اسلام میں داخل کرنا، غیر مسلموں کو اسلامی حکومتوں کے اندر رہتے ہوئے اپنے عقیدے پر قائم رہنے اور اس پر عمل کرنے سے روکنا۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا۔

☆......اگلا سوال یہ تھا کہ آپ کا یعنی جماعت احمدیہ کا دیگر اسلامی تنظیموں سے کیا فرق ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہم ان تمام باتوں کو رد کرتے ہیں جن کا ابھی میں نے ذکر کیا ہے۔ ہم مذہب کی آزادی پر یقین رکھتے ہیں۔ ہر مذہب کو آزاد رہنا چاہئے کہ وہ اپنے عقائد کا پرچار کرے مگر تلوار اور جبر واکراہ کے ساتھ نہیں بلکہ محبت کے ساتھ اور عقل اور دلائل و براہین کے ساتھ دوسروں کو قائل کیا جائے۔

☆......اس سوال کے جواب میں کہ ایک الگ اسلامی جماعت بنانے کی کیا ضرورت تھی؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہمارے لئے بہت اہم تھا کہ ہم ان لوگوں سے ممتاز ہوں جن کا ابھی میں نے ذکر کیا ہے۔ اگر ہم ایک امتیازی حیثیت نہ رکھیں تو تمام دیگر مسلمانوں کے غلط کاموں کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی ان جیسا ہی شمار کیا جاتا۔ مگر جب ہم اپنے تعارف میں 'احمدیہ مسلم جماعت' کہتے ہیں تو لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ ہم دوسروں سے مختلف ہیں اور ہم مذہب میں محبت اور امن کا پرچار کرنے والے ہیں اور صرف احمدیہ نام کی وجہ سے لوگ جان لیتے ہیں کہ ہمارا موٴقف کیا ہے۔

☆......ایک سوال یہ کیا گیا کہ قرآن کو سمجھنا کافی مشکل ہے!

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن کو سمجھنا بہت مشکل ہے یہ بہت گہرے فلسفیانہ اور علمی مضامین پر مشتمل ہے۔ اس کی فلاسفی تمام کائنات پر حاوی ہے۔ عام آدمی کے لئے اس کو سمجھنا بہت مشکل ہے۔ اس پہلو سے گویا اس کا عرفان حاصل نہیں کیا جا سکتا لیکن بایں ہمہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ ہر شخص کے لئے ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کا مذہبی قانون بہت واضح اور سادہ ہے اور ہر مسلمان آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ اسے قرآنی احکام کے مطابق کس طرح اپنی زندگی گزارنی چاہئے۔ تو یہ بیک وقت قریب ہونے کے باوجود بہت دور بھی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید کے وسیع مضامین سے متعلق کسی قدر تعارف کے لئے، اگر آپ انگریزی جانتے ہیں، تو میری کتاب "Revelation,Rationality,Knowledge and Truth" سے فائدہ اٹھائیں۔

☆......آپ عورتوں اور بچیوں کی تعلیم کے لئے کیا کر رہے ہیں؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہم ہر قسم کی تعلیم (ایجوکیشن) کے لئے وقف ہیں۔ قرآن مجید کی تعلیم بھی ایک تعلیم ہے۔ ہم اپنی عورتوں کو دو طور پر تعلیم دیتے ہیں۔ انہیں مذہبی پہلوؤں سے بھی تعلیم دیتے ہیں اور سیکولر تعلیم میں بھی آگے بڑھنے کے لئے حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اگر کوئی غریب عورت محض تعلیم کے لئے فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے محروم ہو رہی ہو اور اگر اس میں تعلیمی استعداد ہے تو جماعت اس کی مدد کرتی ہے۔ نہ صرف جرمنی میں بلکہ ساری دنیا میں ایسا ہو رہا ہے۔ دنیا میں کوئی مذہبی جماعت اپنی عورتوں اور بچوں کی تعلیم کے لئے اتنی کوشش نہیں کر رہی جتنا ہماری جماعت کر رہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مکرم امیر صاحب جرمنی نے بتایا ہے کہ جرمنی میں احمدی عورتوں اور بچیوں کا دینی و دنیاوی تعلیم کا معیار لڑکوں اور مردوں سے بہت بلند ہے۔

☆......ابارشن یعنی اسقاط حمل سے متعلق ایک سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر طبی طور پر ڈاکٹر مریض کو کہے کہ بچہ جو ماں کے رحم میں ہے وہ اتنا مریض ہے کہ وہ ماں کی زندگی کے لئے خطرہ ہو سکتا ہے تو اس صورت میں اسلام ابارشن یعنی اسقاط حمل کی اجازت دیتا ہے۔

☆......موسیقی اور اسلام کے متعلق ایک سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سچا مذہب اپنی ایک موسیقی رکھتا ہے۔ یعنی ہر سچا مذہب خدا کے تعلق میں ایک ایسی محبت پیدا کرتا ہے جو روح میں موسیقی کی لہریں پیدا کرتی ہے اور روح کو ایک سکون اور طمانیت بخشتی ہے۔ موسیقی کا مقصد اعصاب کو

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

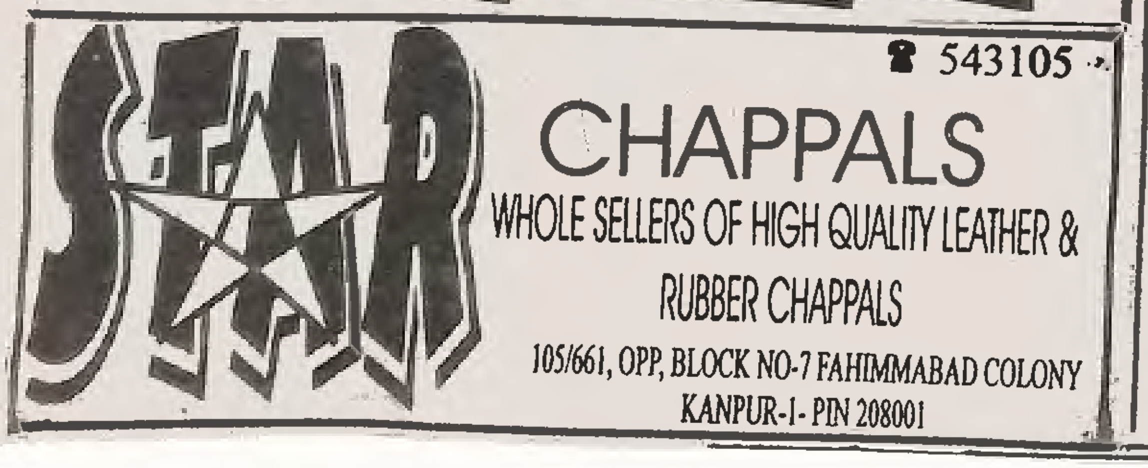

حاصل مُطالعہ

حال ہی میں کشمیر کی گمشدہ تواریخ، تمدنیات، عمرانیات، رسوم ورواج نسلیات، فنون لطیفہ، فن تعمیرات، کھنڈرات، لسانیات، اقتصادیات جغرافیائی مقامات، مذہبیات، علم سکہ جات اور قدیم مقابر پر مشتمل ایک محققانہ کتاب منظر عام پر آئی ہے۔

کتاب کا نام:۔ تاریخ تمدن کشمیر۔ سن اشاعت 1994ء۔ تعداد اشاعت:۔500۔ مصنف: علامہ ڈاکٹر عزیز احمد ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی، ایم ایس، ایم۔ڈی سینیر ممبر کشمیر سول سروس، سابقہ ایڈیشنل کمشنر پرنسپل گورنمنٹ ریونیو اینڈ منسٹری یوٹریننگ انسٹیچوٹ صدر انٹرنیشنل سپریچوئل کانفرنس مصنف زائد از پچاس کتب و مسودات بر علمی وادبی تنقیدات، تصوف وروحانیت، تواریخ وسائنس شعر وادب عمرانیات، لسانیات، تواریخ، تمدنیات اقتصادیات وغیرہ۔

پبلشر:۔ حاجی شیخ غلام محمد اینڈ سنز بک سیلر بڈشاہ چوک، مائسمہ بازار سرینگر کشمیر۔ فون 72206 مصنف نے تواریخ کے اہم پہلوؤں سے پردہ ہٹاتے ہوئے کشمیریوں کو بنی اسرائیل کی قوم قرار دیا ہے۔

چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

”کشمیر نہ تو کبھی آریاؤں کا مسکن رہا ہے نہ دیوتاؤں یا ریشیوں کی آماجگاہ۔ نہ کبھی یہاں کوئی وید لکھا گیا ہے اور نہ وید کی مائی تھالوجی کا یہاں کوئی نشان ملتا ہے۔ کیا آپ بھی کسی ایسے ایک نامور ویدک ریشی یا اوتار کا نام بتا سکتے ہیں جو کشمیر میں ہوا ہو۔ رہی مارتنڈ اور اونتی پورہ کی یادگاریں۔ وہ ہندوستان بھر کی دیگر تمام یادگاروں سے طرز تعمیر آئیڈیولوجی (Ideology) وغیرہ میں قطعاً مختلف ہیں۔ ان کی طرز مصری اور بابلی ہے نہ کہ آریائی ہندی“۔

(تاریخ تمدن کشمیر صفحہ ۱۲)

کتاب ہذا میں آپ لکھتے ہیں کہ کشمیر کا اصلی نام ”کشیر“ ہے جو عبرانی لفظ ہے۔ حضرت موسیٰؑ کے ساتھ بارہ قبائل مصر سے آکر فلسطین میں آباد ہوگئے۔ لیکن حضرت مسیحؑ سے پانچ سو سال قبل اُن بارہ میں سے دس قبائل بابل کے شہنشاہوں نے گرفتار کئے۔ لیکن وہاں حاکموں کی سختی اور غلامی کو برداشت نہ کرنے پر بھاگ گئے اور یہ دس قبائل افغانستان ترکستان، ہزارہ، کشمیر اور لداخ میں آباد ہوگئے۔

مصنف نے کتاب میں کشمیریوں اور اسرائیلیوں میں مماثلت کے مختلف پہلوؤں کو اس رنگ میں اُجاگر کیا ہے کہ کسی دوسری تاویل کیلئے جگہ نہیں رہتی ہے۔ اور واضح ثبوت ودلائل سے ثابت کیا ہے کہ کشمیری قوم بنی اسرائیل ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

1۔”اسی لئے اہل کشمیر (پنڈت ومسلمان دونوں) قدوقامت، نقش ونگاری، شکل وشباہت، نظر وصورت میں اُن لوگوں سے بالکل مختلف ہیں جو دہلی، یوپی، آگرہ، اودھ اور ناگپور بہار وغیرہ میں رہتے ہیں اور آریہ کہلاتے ہیں۔“

2۔کشمیری شکل وشباہت سے بالکل اسرائیلی ہیں۔ اور حق بجانب ہے اور چھوٹا بھائی بڑے بھائی کی بیوہ سے (جیساکہ یہودیوں میں دستور ہے) شادی کرلیتا ہے۔

3۔عورتیں وہی ڈھیلا فرن پہنتی ہیں جو مردوں کے فرن سے ذرا لمبا ہوتا ہے۔ اور اپنے سر پر کپڑے کی ٹوپی یہودی وضع قطع کی رکھتی ہیں۔

4۔پیسے سے محبت اور ہمسایہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا۔ باتونی۔ جھگڑالو، ماتھے چوڑے اور سیدھے، ذہین خوش مزاج، زندہ دل، مزاحیہ طبیعت، کمانڈار ناک اسرائیلی وضع قطع ہے۔

5۔اسرائیلی گڈریئے اپنی بھیڑوں اور ریوڑوں کو چرواتا ہوا نظر آئے گا۔

6۔سرینگر کشمیر میں ایک اونچی جگہ پر عمارت کو آج بھی تخت سلیمان کہا جاتا ہے۔

7۔کشمیریوں کے مکانات اسرائیلی طرز پر دو دو تین تین منزلہ ہوتے ہیں۔

8۔کشمیریوں کے کھانے کے طریقے اعلیٰ تمدن کی نشانی ہے۔

9۔کشمیریوں کے مذہبی عقائد اور طریقے مثلاً عبادات کرنے پر رونا، گھنٹی بجانا، کھیر کا تہوار منانا۔ جھٹکہ یا مردار نہیں کھانا، اسرائیلی نوروز کا جشن، پیشہ ور نوحہ خان، کشمیری تابوت کشمیری موسائی قبریں، کشمیری قبروں پر سوسن، ہفتے کے دن کی عزت کرنا، گائے کا تقدس وعظ جمعہ، مزاروں پر برجی کے درخت۔ جدائی کے بعد عزیز واقارب کے ملنے پر رونا اسرائیلی رسومات بوقت ولادت بچہ، اسرائیلی پت مہاراز۔ غیر قبیلوں میں شادی ممنوع، رسم خانہ نشینی وخانہ دامادی کشمیری زیورات، مردوں کی کھوپڑی نما ٹوپی چوبی کھڑاویں، کشمیری روف، تاجر پیشہ عورتیں، گندہ رہنے کی عادت، کھچو، چیچو، اولاد نوح، قصائی، برتن، لباس، براتیں، قبریں زوجہ ورلواس اور قہوے، برہنگی نہانا، کھانے میں چربی یا گھی کا استعمال نہ کرنا پیمانہ وزن فردار، پانی کی تقدیس ارواح کا اجسام بدلنا، ارواح بد کا نکالنا وغیرہ مذہبی عبادت گاہوں کی دہلیز کی تقدیس اور اسکے پہرے دار، دلہن کی دہلیز سے اٹھا کر اندر لے جانے کی رسم فنون لطیفہ سنگ تراشی، نقاشی، چوب کاری، پیپر ماشی، مصوری، فن تعمیرات، کھنڈرات، زراعت وآب پاشی کے طریقے۔ اسرائیلی وضع قطع رکھتی ہیں۔

10۔کشمیر میں اکثر دیہاتوں کے بابلی اور اسرائیلی نام۔

11۔کشمیری زبان کا عبرانی زبان سے مماثلت۔

کتاب کے آخری صفحات میں مصنف اپنا عقیدہ ومسلک یوں بیان کر رہے ہیں:

”شکر خداوندی ہے کہ جموں وکشمیر اور لاہور کی بے شمار بڑی بڑی مساجد میں ۱۹۵۰ء سے ۱۹۶۵ء تک جمعہ خطبہ کی تقاریر میں میں نے عوام وخواص پر اپنا عقیدہ ہزاروں مرتبہ واضح کر دیا کہ میں بفضل تعالیٰ اہل سنت والجماعت، حنفی المذہب اور سلسلہ قادریہ عالیہ کے ادنیٰ کفش برداروں میں سے ہوں۔ (تاریخ تمدن کشمیر صفحہ ۲۱)

آخر پر مصنف نے اُمت مسلمہ اور خود پر کشف والہام کا دروازہ کھولا ہے۔ چنانچہ عزیز صاحب نے کشف والہام کا سہارا لیکر بہت سے اسرائیلی انبیا مثلاً حضرت ہارون، حضرت [illegible]، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے مقبروں کے بارے میں غیبیہ خبر دی ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کے روضہ کے متعلق اپنا مکاشفہ یوں درج کیا ہے۔

”سرینگر ۲۴ اور ۲۵ ستمبر ۱۹۵۲ء جمعہ اور جمعرات کی درمیانی شب۔ آج شام کے وقت حضرت شیخ مخدومؒ کے آستانے پر گیا تھا۔ وہاں سے واپسی پر جب محلہ خانیار سے گذرا تو خانقاہ حضرت دستگیر کے پاس ایک نہایت ہی پرانے مقبرہ پر گیا۔ کہتے ہیں کہ یہ حضرت یوس آصف علیہ السلام کا مقبرہ ہے یہ تو واضح ہے کہ مسلمان کسی شخص کی بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی یا پیغمبر تسلیم کرنے یا کہنے یا پکارنے کو تیار نہیں۔ لامحالہ یہ روضہ کسی ایسی ہستی کا ہے جو حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوئی اور پیغمبر تھی۔ اسی لئے مسلمان اسے آج تک پیغمبر کہتے چلے آرہے ہیں۔ یہاں کے متولی کے پاس آج سے کئی صد سال قبل پرانی مغل بادشاہوں کی عطا کردہ ایک سند ہے جس میں صاحب روضہ کا نام حضرت یوز آصف پیغمبر علیہ السلام درج ہے۔ سند پر شاہی مہر کے علاوہ اُس وقت کے قاضی صاحبان کے دستخط بھی ہیں۔ اس روضہ کے بارے میں حضرت مجدد اعظم نے فرمایا تھا کہ یہ روضہ حضرت یسوع (یعنی حضرت عیسیٰؑ) کا ہے۔

میں نے سنا ہے کہ خواجہ نذیر احمد بار ایٹ لاء نے بھی اپنی مشہور کتاب "Jesus in Heaven or Earth" میں شہادتوں سے ثابت کیا کہ یہ مقبرہ حضرت عیسیٰؑ کا ہے۔ اگرچہ میں نے تاحال وہ کتاب نہیں دیکھی ہے۔ اسی اثنا میں چند یوم ہوئے مجھے خواجہ عبدالعزیز شورہ نے اپنا ایک انگریزی مضمون دکھلایا جس میں اُنہوں نے انجیل کے چند حوالوں سے ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ کشمیر میں پہلگام کا گاؤں دو کشمیری الفاظ سے مرکب ہے یعنی پہل اور گام۔ پہل کے معنی گڈریے کا اور گام کے معنی ہیں ”گاؤں“ ہونہ ہو یہاں کوئی مشہور گڈریا کسی زمانے میں رہا ہو اور اسی کی وجہ سے اس جگہ کا نام گڈریے کا گاؤں پڑ گیا۔ ورنہ دنیا میں ہزاروں مقامات پر گڈریئے رہتے ہیں مگر کسی کا نام گڈریئے کا گاؤں نہیں پڑا۔ انجیلوں سے واضح ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے آپ کو گڈریا کہتے تھے ممکن ہے وہ پہلگام کشمیر میں آئے ہوں اور یہاں رہے ہوں اور اُن ہی کی وجہ سے اس جگہ کا نام پہلگام یا گڈریئے کا گاؤں پڑ گیا۔ یہ شورہ صاحب کا قیاس اور خیال تھا جسکی تائید وہ انا جیل سے کرنا چاہتے ہیں مگر میں نے شورہ صاحب سے اتفاق نہیں کیا اور کئی پہلوؤں سے اُن کے خیال اور مضمون کی تردید کی۔

بہرحال میں نے روضہ پر فاتحہ پڑھا اور خدا سے دُعا کی یا باری تعالیٰ تو مجھے صاحب روضہ کے بارے میں اخبار صحیحہ عطا فرما۔

آج رات پچھلے پہر خواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ ایسا پرانا کوٹ اور پاجامہ پہن رکھا ہے جس میں روئی بھری ہوئی ہے اور کوئی نہایت ہی پرانی وضع قطع کا لباس ہے جس کا نشان آج کل نہیں ملتا۔ سر اور پاؤں ننگے ہیں۔ قد میانہ ہے۔ رنگ پختہ ہو چکا ہے۔ ماتھے اور چہرے پر کچھ زخموں کے نشان ہیں جو مندمل ہو چکے ہیں۔ مگر چہرے پر بڑھاپے کی جھریاں نہیں ہیں۔ آنکھیں کچھ کچھ اندر کو دھسی ہوئی ہیں چہرے پر غم کے آثار ہیں۔ داڑھی کوتاہ اور سفید وسیاہ بال ملے جلے ہیں یہ خواب کی حالت تھی۔ جب میں نے انہیں دیکھا تو خواب میں ہی خدا تعالیٰ سے دُعا کی کہ میں حضرت عیسیٰؑ کو خواب میں نہیں دیکھنا چاہتا بلکہ ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ تو میری مدد فرما۔

معاً بعد میں نے اپنے آپ کو کشفی طور پر حالت بیداری میں پایا ہر طرف چاندنی کی روشنی تھی اور میں کشفی حالت میں محلہ خانیار پہنچا۔ وہاں حضرت یوس آصف کے مقبرے پر گیا اور ندا دی ”اے صاحب روضہ! بندہ عزیز تیری سیڑھیوں پر کھڑا اسلام عرض کرتا ہے۔ اور خدا کے حکم سے تیری ملاقات کا متمنی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دُعا کی، اے خدا مجھے روضہ کے بارے میں علم بخش۔ پس آواز آئی کہ ”یہ حضرت عیسیٰ تربت ہے۔ اتنے میں وہی شخص کہ جنہیں میں نے خواب میں دیکھا اور جن کا حلیہ اوپر درج ہو چکا ہے، روضہ سے باہر نکلے میں نے جُھک کر ادب سے السلام علیکم کیا۔ انہوں نے وعلیکم السلام کہہ کر جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ میں صاحب روضہ ہوں میں وہ ہوں جسے تم مسلمان عیسیٰ پیغمبر کہتے ہو اور یہاں کے لوگ پیغمبر یوس آصف کہتے ہیں۔ پھر وہ روضہ کی سیڑھیوں پر بیٹھ گئے میں اُن کے سامنے زمین پر کھڑا رہا اور کہا۔ میں اور آپ کے پیروکار آپ کو یسوع مسیح کہتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ: میری اُمت کا نام نہ لو میں اُن سے سخت بیزار ہوں۔ یہ مردود لوگ ہیں۔ میں انہیں اپنے پیرو یا امت تسلیم نہیں کرتا۔

میں: اگر یہ لوگ آپکی اُمت نہیں تو قیامت کے دن کہاں جائینگے۔ کس پیغمبر کے پیچھے کھڑے ہونگے۔ آکر یہ آپ کا نام لیتے ہیں آپکی اُمت نہیں تو کیا ہیں۔

حضرت عیسیٰ: میں مسلمان تھا۔ میرا مذہب اسلام تھا۔ حضرت محمد مُصطفیٰ خاتم النبیین تک میرے پیرو مسلمان تھے۔ اُن کا فرض تھا کہ میری پیشن گوئی اور حکم کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر

(باقی صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں)

جماعت احمدیہ بلجیم کے ساتویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال جماعتہائے احمدیہ بلجیم کا ساتواں جلسہ سالانہ ۲۵ر تا ۲۷ر جون ۱۹۹۹ء بروز جمعہ، ہفتہ واتوار بیت السلام برسلز میں منعقد ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مکرم ہبتہ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے حضور ایدہ اللہ کی نمائندگی فرمائی۔ آپ کے ساتھ ہالینڈ سے مکرم عبدالحمید صاحب بھی تشریف لائے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

افتتاحی اجلاس

اس سہ روزہ جلسہ سالانہ میں کل پانچ اجلاسات ہوئے افتتاحی اجلاس چار بجے سہ پہر مکرم امیر صاحب ہالینڈ کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم حامد محمود شاہ صاحب امیر جماعت بلجیم نے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد محترم عبدالحمید صاحب آف ہالینڈ نے ڈچ زبان میں تربیتی امور پر تقریر کی اس اجلاس کی تیسری تقریر محترم عزیز احمد صاحب بھٹی نے سیرت النبیؐ (قیام صلوٰۃ) کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد دعا ہوئی اور یوں افتتاحی اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

دوسرا دن ہفتہ ۲۶ جون

آج پہلا اجلاس بنگلہ زبان میں ہوا۔ بنگلہ بولنے والے احمدیوں کے علاوہ دو غیر از جماعت بنگلہ دیشی اور بعض دوسرے احباب بھی اس اجلاس میں شامل ہوئے۔ اس اجلاس کی صدارت محترم انعام اللہ صاحب کوثر نے کی جو ہالینڈ سے تشریف لائے تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد "تبلیغ کی اہمیت" اور "بنگلہ دیش کے ابتدائی احمدیوں کی قربانیاں" کے موضوعات پر بالترتیب این اے شمیم صاحب اور توحید الحق صاحب نے تقاریر کیں۔

دوسرے اجلاس کی صدارت محترم عبدالحمید صاحب آف ہالینڈ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم نصیر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے "تبلیغ ہماری بقا کا راز" کے موضوع پر تقریر کی اور محترم منیر احمد صاحب بھٹی نے "قرآنی پیشگوئیاں" کے موضوع پر تقریر کی۔

فرنچ تبلیغی پروگرام

فرنچ بولنے والے مہمانوں کے ساتھ پروگرام ساڑھے بارہ بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور مہمانوں کے سامنے احمدیت کے بارہ میں تعارف پر مشتمل تقریر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت محترم امیر صاحب بلجیم نے کی۔ مکرم نصیر احمد صاحب شاہد مبلغ سلسلہ نے سوالات کے جواب دیئے۔ یہ مجلس سوا دو بجے تک جاری رہی۔ مہمانوں کی تعداد ۳۳ رہی۔ ان میں بلجن۔ افریقن اور عرب شامل تھے۔ ان میں برسلز کے ایک علاقہ کے میئر کے ۲ نمائندے اور ایک وکیل بھی شامل تھے۔

ایک راہ گزرتی بلجن خاتون بیت السلام کے استقبالیہ گیٹ اور مشن کے احاطہ میں اجلاس کی رونق دیکھ کر خود ہی تشریف لے آئیں۔ انہیں جماعت کا تعارف کروایا مختلف سٹالز دکھائے۔ بک سٹال اور نمائش دیکھی۔ اس خاتون نے فرنچ ترجمہ والا نسخہ قرآن مجید اور ۳-۴ دیگر کتب خریدیں اور کافی دیر تک رک کر جلسہ کے پروگرام کو دیکھا۔

فلیمش تبلیغی پروگرام

یہ پروگرام ہبتہ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم امیر صاحب ہالینڈ نے مہمانوں کے سامنے احمدیت کے بارہ میں تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ سوالات کے جوابات محترم عبدالحمید صاحب آف ہالینڈ اور محترم امیر صاحب ہالینڈ نے دیئے۔ یہ مجلس بھی ڈیڑھ گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہی۔ مہمانوں میں بلجن عرب اور افریقن دوست شامل تھے۔ انکی تعداد ۱۸ تھی۔ مہمانوں میں ہمارے علاقہ Dilbeek کے میئر Mr. Steafan Plateau اور انسپکٹر پولیس بھی شامل تھے۔ پروگرام کے بعد میئر سمیت مہمانوں کے تاثرات بھی ریکارڈ کئے گئے۔ مشن ہاؤس میں دونوں پروگراموں کے مہمانوں کو ایم. ٹی. اے بھی دکھایا گیا اور نمائش بھی دکھائی گئی۔ فوڈ سٹال اور بک سٹال دکھایا گیا۔ بعض مہمانوں نے کتب بھی خریدیں۔

اردو مجلس سوال و جواب

رات کے کھانے کے بعد اردو میں سوال جواب کی مجلس ہوئی۔ محترم نصیر احمد شاہد صاحب مبلغ بلجیم نے احباب جماعت اور لجنہ کی طرف سے کئے گئے سوالات کے جواب دیئے۔ یہ پروگرام گھنٹہ بھر چلتا رہا۔ اس کے بعد نماز مغرب اور عشاء ادا کی گئی۔

تیسرا دن ۲۷ جون بروز اتوار

تیسرے اور آخری دن کا آغاز بھی نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد درس حدیث ہوا۔

اجلاس اول کی صدارت محترم منیر احمد صاحب بھٹی نے کی۔ نظم کے بعد اس اجلاس میں بھی دو تقاریر ہوئیں۔ جو محترم مظفر احمد خان صاحب اور محترم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب نے بالترتیب "احمدیت پر اعتراضات کے جواب" اور "مصلح آخر الزماں" کے موضوع پر کیں۔ اس کے بعد دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر اور عصر کا وقفہ ہوا۔

اختتامی اجلاس

ظہر اور عصر کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد اختتامی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ یہ اجلاس محترم ہبتہ النور صاحب فرحاخن امیر جماعت ہالینڈ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم امیر صاحب بلجیم نے تقریر کی۔ بعد ازاں اختتامی خطاب محترم امیر صاحب ہالینڈ نے کیا۔ اس کے بعد اختتامی دعا ہوئی۔ اور یوں جماعتہائے احمدیہ بلجیم کا ساتواں جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوا۔ شعبہ رجسٹریشن کے مطابق جلسہ میں حاضر ہونے والوں کی تعداد ۴۴۵ رہی۔

بقیہ صفحہ: (۹)

ایمان لاتے اور نئی کتاب قران مجید پر عمل کرتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ صریحاً نافرمانی کی۔ میرے حکم کی تعمیل نہ کی۔ راندہ درگاہ ہوئے پس وہ مجھ سے کٹ گئے۔ پھر میری اُمت کس طرح رہے؟ میرے بعد اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے بعد اُن پر ایمان نہ لانے والے میری اُمت نہیں ہیں۔ اُنہوں نے انکار سے کفر کیا اور کافروں میں شامل ہو گئے۔ قیامت والے دن جو کافروں کا حشر ہوگا وہی ان عیسائیوں کا ہوگا۔ جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر ایمان نہ لائے اور قرآن پر نہ چلے۔

میں: میں نے جو پہلے آپ کی شکل و صورت دیکھی تھی وہ موجودہ شکل و صورت سے کچھ مختلف تھی۔ اسکی کیا وجہ ہے؟

حضرت عیسیٰ: تم درست کہتے ہو۔ وہ شکل و صورت اُس وقت کی تھی جب میں ملک عرب میں تھا۔ مگر جب مجھے صلیب پر لٹکایا گیا تو کچھ زخم آئے۔ خدا کے کرم سے صلیب کی موت سے بچ نکلا اور علاج کرنے سے زخم درست ہوئے۔ پھر بنی اسرائیل کے باقی قبیلوں کی تلاس میں یہاں (کشمیر) چلا آیا۔ ان صدمات سفر کی صعوبتوں اور عمر رسیدگی کی وجہ سے خدوخال میں کچھ فرق پڑ گیا ہوگا۔

میں: مگر آپ کا لباس بھی اُس لباس سے کہیں زیادہ ردّی اور بوسیدہ ہے جو میں نے پہلے دیکھا۔

حضرت عیسیٰ: وہ لباس جو تم نے پہلے دیکھا تھا عرب کے اُس وقت کے راہبوں کا تھا جب میں عرب میں تھا۔ یہاں آکر میں نے باضابطہ بھیڑ بکریوں کی گلہ بانی شروع کر دی اور گڈریا کا پیشہ اختیار کیا۔ یہ آج سے دو ہزار سال پہلے گڈریوں کا لباس ہے پھر میں درویش بھی تھا۔ درویشوں میں اور عالموں کی زندگی اور لباس میں فرق ہوتا ہے۔ یہاں کشمیر میں اُس وقت ہر طرف جنگل ہی جنگل ہوتے تھے۔ آبادی بہت کم تھی۔ جنگلوں کی وجہ سے سردی اور برفباری بہت ہوتی تھی۔ اسی لئے کپڑوں میں روئی بھرواکر پہنتے تھے۔ **پھر میں نے حضور کے** کشف مشاہدہ سے دو ہزار سال پہلے کا کشمیر دیکھا۔ سارے ملک کا **نقشہ** میری آنکھوں تلے آگیا۔ جنگلات سے تمام ملک کو پٹا پایا۔ آبادی بہت کم اور تھوڑی تھوڑی نظر آئی۔ میں گرمیوں میں زیادہ تر اننت ناگ سے اوپر ایک جنگل میں بھیڑ بکریوں کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ میری وجہ سے اُس جگہ کو پہلگام کہنے لگے۔ کیونکہ اکثر لوگ مجھ گڈریا درویش کو ملنے وہاں آیا کرتا تھے۔ میر اگلہ بانی کا عصا آج بھی موجود ہے اور عیش مقام میں پڑا ہے۔ تم جاکر اسے دیکھ سکتے ہو۔

میں: پھر آپ نے عیسائیت کی تبلیغ یہاں نہیں کی؟

حضرت عیسیٰ: میں نے کہا میں مسلمان تھا۔ کوئی نیا مذہب لے کر نہیں آیا تھا جسکی اشاعت کرتا۔ حضرت موسیٰؑ کی کتاب اسرائیلوں کے پاس موجود تھی مگر وہ کفر والحاد میں پڑ گئے۔ میرا کام صرف سمجھانا تھا۔ مگر ملک عرب میں جو واقعات مجھ پر گذرے اُن سے دل برداشتہ ہو گیا۔ پس تبلیغ کے بجائے لوگوں کو برکات اور فیوض پہنچاتا رہا۔ پھر مسکرا کر فرمایا:

آخر ایک دن اسرائیلوں کو مسلمان ہونا تھا اور وہ ہو گئے۔" (تاریخ تمدن کشمیر صفحہ ۴۱۳ تا ۴۱۷)

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مصنف نے حضرت مسیح موعودؑ کے دعوی کو بپایہ ثبوت پہنچا دیا ہے کہ سرینگر کے محلہ خانیار میں یوز آصف کے نام سے جو بزرگ مدفون ہیں وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا اور کوئی نہیں۔

(ماسٹر محمد اقبال ڈار معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد کشمیر)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder.
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185. 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006. 343-4137 RESI: 23[illegible]-2096. 23[illegible]-46[illegible]6. 237-[illegible]749 FAX NO: [illegible]1-33-236-9893

منقولات

لنگوروں میں بھی اپنا الگ کلچر ہے۔ وہ تولیہ بھی استعمال کرتے ہیں

اپنی نسل کے ممبران کی شناخت بھی آسانی سے کر لیتے ہیں۔ ریسرچ رپورٹ

ڈی۔پی۔اے کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ صرف انسانوں نے ہی کلچر کی نشوونما نہیں کی بلکہ لنگوروں کا بھی ایک کلچر ہے لنگوروں کے انفرادی گروپوں کے بارے تازہ ریسرچ سے ظاہر ہے کہ انہوں نے کام کرنے کے مختلف طریقے اختیار کر لئے ہیں۔ فی الحقیقت کچھ تولئے بھی استعمال کرتے ہیں۔

برطانیہ کے لنگوروں کے ماہر جین گڈل اور چڑیا گھروں کے چھ دیگر ماہرین نے جنہوں نے افریقہ میں مختلف مقامات پر لنگوروں کا مشاہدہ کیا اور اپنے مشاہدات برٹش جرنل نیچر میں شائع کئے ہیں جو لندن سے شائع ہوتا ہے۔ ماہرین نے 29 قسم کے برتاؤ پائے ہیں ان کو کلچر ورثہ میں نہیں ملا۔ بلکہ ایک کے بعد ایک نسل کو سکھایا جاتا ہے لنگور دیمک اور کیڑیاں کھانے کے شوقین ہیں لیکن وہ انہیں مختلف طریقوں سے پکڑتے ہیں۔ وہ کیڑوں کی کھڈوں میں ڈنڈا ڈالتے ہیں لیکن چند گروپوں کے لنگور اسے ایک ایک کر کے کھاتے ہیں۔ انہیں انگلیوں میں لیتے ہیں اور پھر منہ میں ڈالتے ہیں۔ دوسرے سارا ڈنڈا اپنے منہ میں ڈال لیتے ہیں اور تیسرا گروپ ڈنڈا ہتھیلی پر لیتا ہے اور کیڑیوں کو اپنے منہ میں ڈال لیتے ہیں۔ اخروٹ وغیرہ توڑنے کی تکنیک کے بارے میں بھی اس طرح کے مشاہدات کئے گئے ہیں۔ پتوں کو بھی مختلف مقاصد کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ چند لنگور اپنے زخموں پر پتے پلاسٹر کی طرح باندھ لیتے ہیں جب وہ زمین پر لیٹتے ہیں تو تولیہ کی طرح پتے بچھا لیتے ہیں۔ لنگوروں میں ایک اور صلاحیت کا بھی پتہ لگایا گیا ہے جس کے بارے پہلے یہ سمجھا جاتا تھا کہ وہ انسان میں ہی ملتا ہے وہ باہری شکل مشابہت سے اپنی نسل کے ممبروں کی شناخت کر سکتے ہیں جس طرح انسانی چہرے کے خدوخال میں یکسانیت کی بنا پر ماں اور بیٹی کی شناخت کر لیتے ہیں اس طرح لنگور بھی اپنے رشتے داروں کی شناخت کر لیتے ہیں۔

دوشیزہ کو کمر تک زمین میں گاڑ کر 101 کوڑے لگائے گئے۔ لڑکی نے دم توڑ دیا

ڈھاکہ کے ایک اخبار کے مطابق کٹڑ پنتھی مولوی نے زناکاری کے جرم میں ایک دوشیزہ کو کمر تک زمین میں گاڑ کر 101 کوڑے لگوائے۔ بنگلہ دیش کے ضلع سلہٹ کے گاؤں میں بیدی بیگم نامی لڑکی کو یہ سزا دی گئی ہے جس سے اس کی موت واقع ہو گئی یہ واقعہ 18 مئی کو پیش آیا۔ بیدی کا اپنے پڑوسی نوجوان کے ساتھ عشق چل رہا تھا اور اسی دوران بیدی کو حمل ٹھہر گیا۔

گاؤں کی مسجد کے مولوی نے بیدی کو حراست میں لے کر خود ہی شرعی عدالت قائم کر کے بیدی کو زناکاری کے جرم میں 101 کوڑے لگانے کی سزا دی گاؤں کے کچھ جوشیلے افراد نے بیدی بیگم کو آدھا زمین میں گاڑ کر پوری طاقت سے 101 کوڑے لگائے بیدی شدید زخمی ہو گئی لیکن مولوی نے بیدی کو ہسپتال تک لے جانے کی اجازت نہیں دی لاچار ماں باپ لڑکی کو زخمی حالت میں گھر لے گئے جہاں بیدی نے دم توڑ دیا علاقے کے پولیس چیف مسٹر عبداللہ نے جاری پریس بیان میں کہا کہ بیدی کو اسی کے گھر کے صحن میں گاڑ کر تین افراد نے بھاری کوڑے لگائے پولیس کے مطابق بیدی کو سزا دینے والے گاؤں چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔

جسم میں ایڈز کے جراثیم ہمیشہ کیلئے ختم کرنے کا نیا علاج

نیویارک کے سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ سپیشل علاج سے جسم سے ایڈز وائرس کو ختم کیا جا سکتا ہے لیکن ابھی اس بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ ان کا ریسرچ پیپر جرنل نیچر میڈیسن کے جون کے شمارہ میں شائع ہوا ہے بتایا گیا ہے کہ ایڈز کی انفیکشن کے علاج سے وائرس خون میں ایسی سطح تک جا سکتے ہیں جہاں وہ نظر نہیں آتے لیکن وہ خون کے خلیوں میں سست پڑے رہتے ہیں نئے علاج سے جراثیم ختم کئے جا سکیں گے۔

ایک کلو چاول پیدا کرنے کیلئے 4000 لٹر پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

پنجاب زراعتی یونیورسٹی لدھیانہ کے ایک پرانے طالب علم اور عالمی جھونا کھوج فلپائن (منیلا) کے محقق ڈاکٹر گوردیو سنگھ خوشی نے کہا ہے کہ جھونسا سے ایک کلو چاول پیدا کرنے کے لئے تقریباً چار ہزار لٹر پانی کی ضرورت پڑتی ہے۔ ایسی حالت میں ہمیں پانی کا استعمال بے حد سوچ سمجھ کر کرنا چاہئے۔ یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ زراعتی یونیورسٹی نے 10 جون سے 20 جون تک جھونا لگانے کی سفارش کی ہے۔ لیکن پچھلے سالوں سے پنجاب کے بہت سے کسان آدھے سے زیادہ کام ختم کر لیتے رہے ہیں۔ اس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ کسان اپنے قیمتی سرمایہ کو ضائع کرتے ہیں۔ یہ کسان اس لئے کرتے ہیں کہ وہ پرواسی مزدوروں سے جو اس وقت پنجاب میں ہوتے ہیں کا فائدہ اٹھا لیں گے۔ ڈاکٹر خوشی نے کہا کہ 60 فیصد جھونا ٹیوب ویل کے پانی سے پیدا ہوتا ہے اسی طرح سے زمین کے نیچے پانی کی سطح خطرہ کے نشانے پر پہنچ گئی ہے۔

خدا کے بندے .... (محمد ابراہیم شاد)

خدا کے بندے خدا کے غلام ہوتے ہیں
جو بالیقین جہاں کے امام ہوتے ہیں
خدا کا نور چمکتا ہے ان کے چہرے سے
وہی تو قابلِ صد احترام ہوتے ہیں
انہیں فلک سے ملے معجزات کی برکت
وہ ایسے صاحب علم کلام ہوتے ہیں
وہ پیش کرتے ہیں ہر لحظہ جاں کی قربانی
فدائے یارِ ازل صبح و شام ہوتے ہیں
وہ بے دریغ مصائب میں کود جاتے ہیں
خدا کی راہ میں وہ تیز گام ہوتے ہیں
وہ جان دے کے بھی ہوتے ہیں زندۂ جاوید
انہی کے نام بقائے دوام ہوتے ہیں
فرشتے ان کے قدم چومتے ہیں ہر ساعت
اور ان کی وجہ سکینت مدام ہوتے ہیں
نگاہِ غیر انہیں دیکھ ہی نہیں سکتی
نگاہِ یار میں عالی مقام ہوتے ہیں
وہ لا کلام خدا سے کلام کرتے ہیں
سروش غیب کے مہبط مدام ہوتے ہیں
ہے جن کے نام سے تمکینِ دین وابستہ
وہ اپنی ذات میں کامل نظام ہوتے ہیں
علم بلند کریں دیں کی فتح و نصرت کا
وہی تو صاحبِ فوز المرام ہوتے ہیں
وہ اپنے صدق میں جذب و کشش میں لاثانی
جہاں میں مرجعِ ہر خاص و عام ہوتے ہیں
وفا شعار بہت بامراد ہیں ان کے
عدو خائب و خاسر تمام ہوتے ہیں

جلسہ یوم خلافت

لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت محترمہ محمودہ رشید صاحبہ صوبائی صدر لجنات اماء اللہ آندھرا پردیش کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ محترمہ مریم عظیم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم کے بعد محترمہ امتہ النعیم بشیر صاحبہ نے عہد نامہ دہرایا۔ محترمہ محمودہ رشید صاحبہ نے حدیث پیش کی۔ عزیزہ بشریٰ مبارکہ نے دُرّ عدن سے نظم پیش کی۔ بعدہ عزیزہ تہمینہ تسنیم۔ عزیزہ ثمینہ صلاح الدین۔ عزیزہ منصورہ الہ دین۔ محترمہ صالحہ حمید صاحبہ نے تقریر کی۔ اس کے بعد ناصرات کی بچیوں کا "خلافت راشدہ اور خلافت احمدیہ" کے موضوع پر کوئز (Quiz) پروگرام رکھا گیا۔ جسمیں دو ٹیموں نے حصہ لیا (مریم عظیم جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدر آباد)

کینیڈا کے گوردوارہ میں توڑ پھوڑ

ٹورنٹو ۱۰ ارجون (نامہ نگار) کینیڈا کے گنجان آبادی والے شہر سری بی سی کی صوبائی کچہری کے فاضل جج مسٹر پیٹرک ہائیڈ نے کٹڑ پنتھی انٹرنیشنل سکھ یوتھ فیڈریشن کے مبینہ ممبران پیارا سنگھ، امرت سنگھ رائے، مستان سنگھ دولے، ہرجیت سنگھ گل اور سوداگر سنگھ سندھو کو سری گوردوارہ کے لنگر ہال میں کرسیوں میزوں کی توڑ پھوڑ کرنے کے الزام میں سزا سناتے ہوئے ان ملزمین کو حکم دیا ہے کہ وہ ۲۸-۲۸ ہزار روپے (ایک ایک ہزار ڈالر) جرمانہ ادا کریں اور یہ ۲۸-۲۸ ہزار روپے سری کے گوردوارہ کو دیں۔ اس کے ساتھ ہی فاضل جج نے ان پانچوں کو ایک ایک سال کی ضمانت نیک چلنی کی شرط بھی لگائی ہے۔ یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ نہ تو ایک سال کیلئے سری گوردوارہ میں جا سکتے ہیں اور نہ ہی گوردوارہ کے چناؤ میں حصہ لے سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ گورونانک سکھ ٹیمپل سری کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ اس گوردوارہ میں ۲۱ دسمبر ۱۹۹۶ء کو مذکورہ ملزمین کی قیادت میں کٹڑ پنتھیوں کے ایک گروہ نے گوردوارہ کے لنگر ہال میں داخل ہو کر کرسیوں و میزوں کو زبردستی توڑ پھوڑ کر باہر پھینک دیا تھا۔ سری گوردوارہ کے پردھان وچوٹی کے نرم خیالی نیتا بلونت سنگھ گل (موضع رولی) نے عدالت کے فیصلہ پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ گوردوارہ کی جائیداد کو نقصان پہنچانے والے کو سکھ کہلانے کا ہی حق نہیں ہے۔ شری گل نے کہا کہ جھگڑا لنگر کی کرسیوں کا نہیں بلکہ پربندھکی کرسی پر کٹڑ پنتھیوں کا قبضہ ٹوٹنے کا تھا جس کو وہ ٹالنے کے بہانے سابق جتھیدار رنجیت سنگھ کو استعمال کر کے پھر حاصل کرنا چاہتے تھے۔ (ہند سماچار جالندھر ۱۱ جون ۹۹ء)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

.Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INi)IA)

Vol - 48 Thursday, 12th Aug, 1999 Issue No- : 32

☎ (091) 01872-70757
FAX:(091) 01872-70105

بقیہ:رپورٹ جلسہ جرمنی از صفحہ ۸

تسکین اور آرام پہنچانا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ موسیقی روح کو طمانیت بخشتی ہے مگر یہ بات پرانی ہو چکی ہے۔ آج کل کا پاپ میوزک اور راک میوزک روح کو تسکین نہیں دیتا بلکہ روح کو او چھی حرکات (Vulgarity) پر ابھارتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اسلام **مسجدوں** میں عبادت کے لئے موسیقی سے مدد لینے کی اجازت نہیں دیتا۔ کیونکہ اگر آپ واقعۃً **خدا پر ایمان** رکھتے ہیں تو یہ ایمان خود بخود اپنی ذات میں **روح** کو ایک راحت و تسکین بخشتا ہے۔

☆......اسلام کا سائنس کے متعلق کیا رویہ ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک کوئی سچا مذہب کسی صورت میں سائنس سے متضاد اور متصادم نہیں ہو سکتا اور یہ دعویٰ نہایت معقول۔ ہے۔ اسکے سوا کوئی دعویٰ ہو ہی نہیں سکتا اور یہ اسلام پر پوری طرح اطلاق پاتا ہے۔ مذہب خدا کا قول ہے اور سائنس خدا کا فعل۔ تو خدا کا قول اس کے فعل کے خلاف کیسے ہو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا میرا ایمان ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ اور ہر نبی کے وقت میں ایسا ہی تھا۔ سائنس اور مذہب کبھی ایک دوسرے سے متصادم نہیں ہوئے۔ بعض لوگ جو معجزہ کو غلط سمجھے انہوں نے مذہب اور سائنس میں تصادم دکھایا۔ یہ سب اس دور کی باتیں ہیں جب لوگوں نے مذہب کو غلط طور پر سمجھا۔ عیسائیت میں بھی ایسا ہی ہوا۔ بگڑی ہوئی عیسائیت میں لوگوں نے دیکھا کہ یہ سائنسی حقائق سے متصادم ہے تو وہ مذہب سے دور ہوتے گئے۔

حضور نے فرمایا کہ اگر آپ معجزہ کی اصلیت کو سمجھ لیں تو سائنس اور مذہب میں کوئی تضاد دکھائی نہیں دے گا۔ حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کو لوگوں نے سمجھا کہ گویا وہ قوانین قدرت سے متصادم تھے۔ حضور نے فرمایا کہ میں ثابت کر سکتا ہوں کہ ایسا ہر گز نہیں تھا۔

☆......جرمنی میں جہاں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ موجود ہیں پبلک سکولز میں بچوں کو مذہبی تعلیم دینے کے متعلق بحث ہو رہی ہے۔ آپ کا اس بارہ میں کیا نظریہ ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں اس بات کا سخت مخالف ہوں۔ اگر حکومت یہ سلسلہ شروع کر دے تو کس مذہب کو وہ تعلیم کے لئے چنے گی اور پھر ایک مذہب کے اندر مختلف فرقوں کے باہم اختلافات ہیں ان میں سے کس کو ترجیح دیں گے؟ اسلام میں تہتر فرقے ہیں۔ اسی طرح عیسائیت اور یہودیت میں بھی بے شمار فرقے ہیں۔ حضور نے فرمایا میں نے ہمیشہ یہ تجویز دی ہے کہ سکولوں میں صرف اخلاقی تعلیم دی جائے۔ جب آپ اخلاقی تعلیم کا انتخاب کریں گے تو اس میں آپ تمام مذاہب کو متحد و مشترک پائیں گے۔

☆......خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا کو کوئی سمجھ نہیں سکتا کیونکہ خدا نے ہمیں پیدا کیا ہے اور ہمارے اور اس کے درمیان اتنا عظیم فرق ہے کہ ہم اس کا تصور پوری طرح کر ہی نہیں سکتے۔

حضور نے مثال کے طور پر فرمایا کہ ایک کیڑا انسان کا تصور کر ہی نہیں سکتا۔ اسی طرح مثلاً ایک کمپیوٹر انسان کے تصور کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ کوئی مخلوق اپنے خالق کی حقیقت کو نہیں پا سکتی۔ اسی طرح ہم خدا کی کنہہ کہ نہیں پا سکتے۔ اس سوال کے جواب میں حضور نے ارسطو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے علم کے مطابق ارسطو ایک عظیم فلاسفر تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جو کچھ بھی پیدا ہوا ہے وہ اتنا Complex ہے کہ ناممکن ہے کہ یہ از خود وجود میں آیا ہو۔

یہ دلچسپ مجلس قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی جس میں یک صد کے لگ بھگ جرمن مہمانوں نے شرکت کی۔

بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن

قادیان دار لامان کی مقدس سرزمین پر ۱۰۸واں

جلسہ سالانہ قادیان

۱۳ر ۱۴ر ۱۵ر نومبر ۱۹۹۹ء کو ہوگا

احباب جماعتہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال رمضان المبارک کے پیش نظر 108ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 13-14-15 نبوت 1378ہش (13-14-15نومبر 1999) بروز ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت نوٹ فرمالیں اور ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مرکز احمدیت قادیان دار الامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

گیارہویں مجلس مشاورت بھارت

۱۶ر نومبر ۱۹۹۹ء کو منعقد ہوگی

مظلوم اور دُکھی انسانیت کی خدمت کے لئے قائم کی جانے والی ایک فعّال تنظیم

ہیومینٹی فرسٹ Humanity First

ہم میں سے اکثر کو اندازہ نہیں کہ دنیا میں انسانوں کی کتنی بڑی تعداد غربت و افلاس کا شکار ہے۔ گو اس کی کئی وجوہات ہیں مثلاً قدرتی آفات، سیلاب، زلزلے، قحط وغیرہ مگر اکثر جنگ اور اقتدار کا حرص ہی اس کا موجب ہیں۔ اکثر پریشانیوں کے پیچھے انسانو کا ہاتھ بھی ہوتا ہے لیکن دُکھی انسانیت کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے لوگ ہی ان پریشانیوں کو دور کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ مشکلات بظاہر اس قدر گمبھیر ہیں کہ ان کو دور کرنے کی ہر کوشش بے سود نظر آتی ہے مگر پھر بھی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنا کسی طور درست نہیں۔

اس مقصد کے لئے دنیا میں کئی ایک تنظیموں کا قیام عمل میں آیا اور اسی مقصد خدمت خلق کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمان کے مطابق جماعت احمدیہ آج سے دو سال قبل ایک ایسی تنظیم (Humanity First) کا آغاز کر چکی ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہی تجویز فرمایا۔

Humanity First کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ قدرتی آفات، حادثات، جنگ اور وباؤں سے متاثر ہونے والے انسانوں کی مدد کی جائے اور اُن کو سامان ضروریات، خوراک، لباس اور ادویہ وغیرہ بہم پہنچائی جائیں۔ Humanity First ایک ایسی تنظیم ہے جو بلا تفریق رنگ، و نسل، مذہب و ملت بے لوث انسانی خدمت میں مصروف ہے۔ اس جذبہ کے تحت Humanity First نے افراد جماعت کے تعاون سے کوسووا کے مہاجرین کے لئے خوراک کے قریباً دس ہزار پیکٹ اور نقدی بھجوائی ہے۔

جذبہ خدمت خلق کے تحت اگر آپ بھی اس تنظیم کے ممبر بن کر دکھی انسانیت کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو آگے بڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لیجئے کھلی بانہوں سے آپ کو خوش آمدید کہا جائے گا۔ ممبر شپ فیس صرف بیس مارک (DM) ۲۰ سالانہ ہے۔ اگر آپ ممبر شپ حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں درج ذیل کوائف ارسال فرمائیں: نام۔ عمر۔ شادی شدہ/غیر شادی شدہ۔ پیشہ۔ جماعت۔ ریجن۔ پتہ۔ ٹیلیفون نمبر۔ فیکس نمبر۔ دستخط۔

کوائف درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں:

Humanity First E.V. Germany
Lajna Section
Frankfurter Str. 136
64521 Gross Gerau
Tel. 06152-910090

(انچارج لجنہ سیکشن Humanity First)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے 7 جولائی 1999ء کو بعد نماز عصر مسجد فضل لندن میں درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی

1- مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبےٰ صاحب:- آپ ایک ماہر سرجن تھے۔ آپ نے نصرت جہاں سکیم کے تحت بطور واقف زندگی ڈاکٹر غانا، نائجیریا اور سیرالیون میں خدمات سرانجام دیں اسکورے (غانا) میں ہسپتال قائم کیا اور بڑے پیچیدہ اپریشن کئے جس سے ملک میں احمدیت اور ہسپتال کو خاص شہرت نصیب ہوئی۔ اب یہ ہسپتال ان کے بیٹے ڈاکٹر تاثیر صاحب کی زیر نگرانی خدمت میں مصروف ہے۔ ڈاکٹر صاحب نیک دل، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار اور احمدیت کی خدمت میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔ ان کے بیٹے ڈاکٹر تاثیر صاحب صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ کے داماد ہیں۔

2- مکرم سید فضل احمد صاحب آف پٹنہ بہار انڈیا:- آپ نے صوبائی امیر کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ آپ نیکی تقویٰ اور علم کے میدان میں بھی نمایاں تھے۔ کئی بار قادیان دار الامان کے جلسہ پر تقریر کرنے کی سعادت پائی۔ آپ چونکہ علاقہ میں پولیس کے بڑے افسر رہے تھے۔ اور بڑی دیانداری سے عوام کی خدمت کرتے تھے اسلئے حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ سیاسی اور سماجی حلقوں میں یکساں مقبول تھے۔

3- مکرم محمود احمد بشیر صاحب:- آپ ضلع جھنگ کے امیر جماعت تھے۔ انتہائی مخلص، فدائی اور بے لوث خدمت کرنے ولاے انسان تھے۔ آپ حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب کے بھتیجے تھے۔

4- مکرم محمد یسین صاحب لکھنوی:- آپ "المصلح" میگزین کراچی کے ایڈیٹر تھے۔ نہایت صاحب ذوق انسان مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ نے جماعت کی مختلف رنگ میں خدمت سرانجام دی ہے۔ ابتداً میں محترم صاحبزادہ ایم ایم احمد صاحب کے ساتھ کام کیا پھر یو. این. او. میں چیف اکنامک ایڈوائزر کے طور پر کام کیا

5- مکرمہ ناصرہ بیگم اہلیہ مکرم مرزا نثار احمد صاحب بہو مرزا عبد الحق صاحب سرگودھا ہمشیرہ مکرم نسیم احمد باجوہ مبلغ سلسلہ یو. کے۔ آپ بہت مخلص اور صابرہ شاکرہ خاتون تھیں اور موصیہ تھیں۔